U257: Date 6-7-10

Title - AAINA-E-MAZHAB HINDU MAROOF BA MUKHA-
-ZZAN BARMAHA GYAN.

Creator - Munshi Jay Dayal Singh

Publisher - Munshi Nawal Kishore (Kanpur).

Date - 1880.

Pages - 129, 49.

Subjects - Hindu - Mazhab.

کتاب متضمن برہمہ گیان خلاصۂ بید و شاستر و پران آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جی دیال سنگھ صاحب رئیس کھٹگاؤن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینۂ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن برہمہ گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصہ اول موسوم بہ آئینہ تصوف از حصہ جات کتاب آئینہ مذہب ہنود

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری

تمام شد

کتاب متضمن برہمہ گیان خلاصہ بید شاستر و پران آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن روشن ضمیر منشی جوالا سنگھ صاحب رئیس خطہ گارن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذاہب ہنود

معروف بہ

مخزن برہمہ گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور مقام کانپور میں حسن اہتمام مطبوع ہوئی

پرماتمانامہ

مقولہ گوشائین رام پرشاد جی اجودھیا باسی ﴿ بیہ پرچہ ورمن ہمیر اکاہیکو نہ گربائیو کاہیکو یہ گھیرا ﴿ راجا کون کون ہے پرجا کو تھان کرت بسیرا ﴿ پانچ پچیس۲۵ جہان اگو ناہین کہو شبد کن ٹیرا ﴿ برمھ جیو کاہی کہا او سے کہو رام کبھی کیرا ﴿ بن سرور کے کمل لکھا وت بن جل چلت ہے میرا ﴿ بنا پنکھ کے ہنس اور رہت تین نیا نہی ہیرا ﴿ نبا ٹھور یک محل عجائب بن تن پرش کو ڈیرا ﴿ چاند سورج جہان اگو ناہین نسدن ہوت اوجیرا ﴿ بنا رنگ کے چتر اور بہت کرین لکھت چترا ﴿ داس پرشاد سو ہے گر پورا جو یہی پد ہین نیرا ﴿ شعر بوعلی قلندر تا توئی کے یار گردد یار تو ﴿ چون نباشی یار باشد یار تو ﴿ تو مباش اصلا کمال این ست وبس ﴿ تو درو گم شو وصال این ست وبس ﴿ اشعار گلزار ابراہیم چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ﴿ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ﴿ ہے زمین و آسمان پر پردہ نور ﴿ گر نہ دیکھے تو ہے تیرا قصور ﴿ پردہ اُس پر کچھ نہین اے ذی شعور ﴿ ہر طرف ہے موج زن دریا ے نور ﴿ طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال ﴿ ہے یہی بس مانع راہ وصال ﴿ ہین یہی پردے ترے اُس نور پر جس سے وہ تجکو نہین آتا نظر ﴿ یہان سے آغاز کتاب ہے -

سری پرماتما نیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا سے دون اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم کے مخلوق سے مخول ہے ؛ ایک وہ کہ جسنے اپنے کو صاحب تجسم پیدا اور توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہو کے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا یا لاآخر جب دم مارنے اور سر ہلانے نہیں سکتا معترف بقصور ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہیں دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ جب تک عاشق و معشوق جدا ہیں بے شک دو ہیں اور جب یکجا ہوئے درجہ مواحدت میں بلا خیال قالب یکجان ہوکر محو ہو جاتے ہیں اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا بھجا سننے والا اُس میں محو ہو جاتا ہے اور اُس مذاق میں مستغرق ہوکے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشہ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ بدین تصور یہ مشت خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے پرمیشر کے تصور میں مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور میں خیر سمجھتا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کرکے نفس ناطقہ نے بیکار رہی میں اس ہیچمدان کو بکار کر ارشاد فرمایا کہ تجھہ میں جسقدر علم الٰہی یعنی برمہ بدیا بھرا ہوا ہے اُسکو ظاہر کر اور راستے حسن حجر ہے سے عوام کو ماہر کر اور جس امر میں کہ تجھکو شک ہوگی اور اعانت کی استدعا وہ تقدیر سے آئینۂ دل میں نقش و نگار سے منقش ہو جایا کرے گی ہر چند کہ اُس کمترین نے اُنکے کہنے میں بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتین جو باعث حضوری جناب بابو شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور رجسٹرار بہادر کے لاحق حال ہیں دو بدو دکھایا مگر حق نے کسی طرح نمانا اور راجہ جنک بادیہ کی نظرات دکھلاکر معقول کیا تاچار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری

اور قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینۂ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اُٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور نہ فقیر اور رشیشے نے اظہار نہین کیا اور ہر تنفس اور گیانین جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ علوم بھی تھا ایسی مخالفت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہو کے اُسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہٰذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم برداشتہ ان بیانات کو اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴ - یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عجائب بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بید انت کے ہین بس بید انتی اور صاف دل بلالحاظ و خیال خوشی عوام جتہار تھہ امر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہر چند جہلا اور سکم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلاشک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وہ سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵ - فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابد پائدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے کہ جسکا لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نرہے بلکہ دوسرے اُسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹیگا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائیگا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائیگا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶ - واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولہ حکماء سابق بعلم بر کو پہچان نہین سکتے اور عقلا بر جوہر شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب کے شائقین کی نسبت تصور کرو کہ غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالعہ سے

دولت ابد پائدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم وہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین مندرج ہے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ ۷ - ہر شخص اولاد کی خواہش مین پیشتر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے اون دیوتون بازون کی دعاکے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور ماحصل بھی اسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر ایسا لڑکا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیویگا۔

دفعہ ۸ - عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش برآب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرزا اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پیدا کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است در ایوان ما۔

دفعہ ۹ - ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کُل مذاہب کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ ۱۰ - ہر بشر فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ انکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ ۱۱ - ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے

شعر یار کو مین نے جا بجا دیکھا ٭ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ٭ -

دفعہ ۱۲ - ہر شخص دولت جمع کرکے اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا نذر رکھو طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔

دفعہ ۱۳ - اب نفس کل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان سے شائقین کو مطلع کر دو تاکہ دوسرے لیقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا انکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۴ - یہ کمترین نزار راہ بے فیض درویشان لالہ جیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاروت پرگنہ گڑھ ضلع غازیپور قوم کایست سری باستب برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم مین باباشیوا رام صاحب بشنو درویش کامل رسیدہ بارگاہ پرماتما اور بقول حضور آتما کے جنکے چیلے باباکنہیا رام ہوئے اور اون مہارشیون کے طریقے پردہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قائم ہین ہوگئے ہین قس علی ہذا اس فقیر حقیر مین جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے عہدہ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے۔

دفعہ ۱۵ - اس ناقد محض کو چند سے رفاقت لالہ بانکے بہاری لال صاحب درویش صفت اور آزاد روش ہموطن بندہ بعدہ شاہ عزت علی متوطن کیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا یہ نتیجہ جلوہ ظہور مین منعقد ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطانی شود

دفعہ ۱۶ - اس صحیفہ شریف کا نام آئینہ مذہب ہنود ہے اور اسمین دو حصہ معین کیے گئے ہین پہلے حصہ کا نام آئینہ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینہ روشنضمیری پہلے کا نام آئینہ تصوف اس تحقیق و ثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اسمین مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینہ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمایش اور پیدایش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درس سے کما حقہ معلوم ہوویگا مختصر توضیح مین کیونکر ممکن ہے۔

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ۱ - منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم سے فرماتا ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے اس امر کا بیان کہ مذہب معظمہ اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت پرماتما از روے بید و بیدانت جو متحقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت راے مفسران جمیع دیگر ہوکر اسکی صورت اصلی کا تغیر و تبدل جو ہر ایک فرقہ از روے شاستران کے ہوگیا ہے مفصل کیا جاوے اور جو پردہ نقص باعث عدم استدراک مضمون اصلی احدیت پرماتما پر آگیا ہے

اشرف کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اُٹھا دیا جاوے اُنکو حسب دفعات ذیل کے
لکھتا ہون۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے
اور از روے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار ہر سہ عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات
کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

دفعہ ۳۔ بید مین پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکو ہم دوتیواست چنانچہ اسی قول اشرف کی تا بناپر
تمامی گیانیون اور بیگیانیون کا قول اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سواے ایک آفریدگار عالم کے
دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہے
کیونکہ اُنکا قائم جاودانی اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق مثل نفہی محتاج
اُنکا اور غیر اختیاری حاجت براری مین وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے سب فنا کی تعداد مین آئے اور
آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو واحد
سمجھکر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ زمانہ سابق مین جب رکھیشرون کا دورہ اور زمان اس پردہ زمین پر بدرجہ
غایت تھے اور ہر ایک راجہ اُنکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا اُن لوگون نے
اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور اُنکی تصنیف سے اصلی
غرض اپنے پردہ مین یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا و روایات متعلقہ ہر ایک بطور روایت
معلوم ہوتی رہین نہ کہ اُسپر کسی کا عمل بلا مفہوم اُنکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث
کم فہمی کے خواص لئے اُسپر عمل کرنا شروع کردیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی
کیفیتون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہوگئے اور بت تان پوجن اور دیگر
طریقہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت درجہ کو ہوگئی تا اینجا کہ تمامی اقالیم مین رواج بت پرستی
زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے مین آتے ہین سب کی قدیم
کتابون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب بت پوجن کرتے تھے یعنے محمد پیغمبر کے باپ اور
چچا اور تمامی عرب اور فارس و ترکستان اور انگلینڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم و بیش ہر جگہ پر جاری ہے
پس راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بہ مفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پرماتما
خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض فروبشر از اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا
ظہور ہوجاویگا مگر مقلدان بے عقل اُنکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ اُلجھ گئے کہ جس سے نکلنا اُنکا مثل حیوانان بے عقل کے دام بلا سے دشوار ہو گیا
اس بیان سے مالا یخل ہین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے کس
امر کو مخفی کر کے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا پرتو اُسکے
حسن لطیف کا لکھانا محض ناز یبا مفہوم کرتے تھے اور ہر سالک کو جانب محبت کسی نوع بنوع لباس
مختلف رجوع کرتے اور رہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام
مختص سے جنبش کر جاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجاے اُنکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ ذہوق کہ بیان نمبری
پانچ اور نو اور تیس مین لکھے گئے ہین تو پس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑ کر کوچہ ضلالات مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاتے
پھرو ہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل جیسے کہ لڑکیان گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اُنکی شادی نہین ہوتی اور دولت
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہو جاتی ہین پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارہ - ورخانہ اگر کسی ست حرفے بس است -
دفعہ ۵ - اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجا لانا از روے بید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذاہب والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول اُنکے مقولات خیالات کے جانتے ہین
اور اُس پرمیشر سے کہ جو اُنکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین مانتے

اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود معلومات اور معلومات علت غائی کلام پیشوایان اُس سے نکل نہین سکتے کیونکہ اُس دام سے نکلنا بغیر برہم گیان کامل غیر ممکن ہے اور جب تک حضرات گم شدہ راقم کی تحریرات دام شکن پر بنظر دوربیان غور کرینگے تب تک رہائی اُنکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے اس توضیح سے بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود سب مذہبون سے اعلےٰ اور قدیم اور عمدہ ہے کہ جسمین بلا شرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہے اور اصول عمدہ ایک یہ ہے کہ بیدمین زیب صفحہ ہے کہ بجز لاشریک پرماتما کے اور کسی کو کچھ دست اندازی اُسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اُسکا محتاج تمامی مخلوق چرند پرند اور دیوتا و پیغمبر اور اولیا سب ہین اور اُسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محقق بے زبان ہوگیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر ستانندہ زبان از زبیان راز کہ تا راز سلطان نگوید باز :: سعدی کا کلام ہے مصرعہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ::—

دفعہ ۶ — اوپر سمجھا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پرتما پوجن نہین ہے اور دوسرے مذہب والے اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالا سے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وے ناواقف محض اور نامحرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بیدانت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود کا پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لاعلمان مذہب اہل ہنود جو برائے نام ہندو ہین مگر اپنا نہ ایسے پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے اُن حضرات بے علمون کے اوقات و تقریر پر—

دفعہ ۷ — اب اعلان اس کا بھی ضرور ہے کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلاے سابق نے اختراع کر دیا تھا اور وقوع اس فعل کا بحکم کسی بید کے ریچون کے نہین ہے دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری نے بھی ممانعت کر کے ایسے مقلدون پر حیف ظاہر کی ہے الحاصل بید وان و بیدانتی سوائے پرماتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول اور محض لانفع سمجھتے ہین لہٰذا بہ ادران ہنود اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نہ کرد اور عقل سلیم سے ہر ایک نیک و بد کو ملحوظ رکھ آتما شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور سہل انکار نہ ہو اور نہایت

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا مخالفت امر کے شرح کی ہے اولاً بہت بڑے نطوان جمع استعمال سے حظ وافی اوٹھاؤ —

دفعہ ۸ — الغرض منشا ہے بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار او پر بید کے ہی نہ او پر شاستروں کے تو بس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک +

دفعہ ۹ — بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کوتہ اندیش پابند ان منقول کے نزدیک عمدہ او مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسما سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وے اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہنود جو مسلمان اور کرستان ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین کہ جسکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفیس او رقدیم مذہب بلا سمجھے چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر تقریر تک پہونچکر بدل تائید کرکے مداح ہونگے اور پورا برہم گیانی کا خطاب دینگے —

دفعہ ۱۰ — راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے نفس ناطقہ او را اپنے مفہوم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو برابر تمنا کرکے انکو مطالع کرینے ہدایت کی جانب رجوع کرنے مین ساعی ہون اور بنظر مآل اندیشی اپنی آل اور اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوے یعنی اپنے اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور رسوم کات سے مبرا ہوکر پرماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول کرین اور مشرف دھیان سے مشرف ہوکے پرم انند کے درجہ کو پہونچین —

دفعہ ۱۱ — حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھین گے کہ یہ کتاب واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور مردان عارف کے تصنیف کی گئی ہے اور دنیاداروں کے لیے نہین ہے بجواب انکے کہتا ہون کہ جوگیشر اور فقیر کے ذم مین ہوتی ہے جو بیشر پرماتما مین دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنی فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر کہلاتا ہے اور اس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیادار اور گرہست کا قید نہین ہے

دنیادار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہے کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش بر آب سمجھ کر سب کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہے مگر دل سے انکو خیالات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھ کر ہمہ تن پرمیشر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت نہین ہے کہ دنیا دار کو دیدار نور جمال پرماتما میسر ہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست ۔ درویش صفت باش وکلاہ تتری دار ۔ دیکھو باباشیوارام صاحب کیسے عمدہ دنیادار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی ہستکت جمال تصنیفی موجود ہے اور انہین صاحب باکمال کے چیلے باباکنیارام ہوے کہ جنکے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم مین پھیلے ہوئے ہین سواے باباشیوارام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہوگئے ہین کہ جنکی تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدھ اور کبیرداس کا سنا ہے ضرورت تحریر شرح کی نہین ہے ۔

بیان آتما وظہور وحدانیت ودلائل احدیت پرماتما وتفریق مفاصل لفظی آتما ودرجہ آتما

تا طلق حقیقی علم ہے کہ کوئی حکایت نادرہ اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے دل سے اٹھایا جاتا ہے ۔

دفعہ اول ۔ آتما تمام موجودات کا مہ جدا اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہے اور نہ اسکی کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہے پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اسکی نشاندہی کیجاوے اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہے عقل سلیم اور ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اسکے انسان نشاندہی اس شے کی کرسکتا ہے جو حواس ظاہری اور باطنی سے محسوس ہوسکتا ہے اور تردید اسکی کرسکتا ہے جسکو امکان ظہوری ہے

دیکھو جہاں بیچ سب ہم رنگ ہیں ::
یکبرد ۱۲ ہیں پانی سے اٹ بازو
دھو دون سے اپنے چھین پڑاؤن
اوتار سے دوست گیر ایکن ::
دیگر اُستادے از چشم
ظاہر و باطن مدام نور خدا
نظر صبح و شام ۱۲

اپنے احاطہ تصرف مین لاسکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلٰے ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلےٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد جسام مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ در اصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اُپنے تئین آپ پہچان لیوے ۔

دفعہ ۴ ۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اُسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اِس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہوگیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جاملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کل شے یرجع الے اصلہ ہے ویسے ہی عارف ادراک معقولات کرکے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت غواصض محسوسات باز رہتا ہے ۔

دفعہ ۶ – عاقل اپنے قیاس مستجل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور شنیدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل سلیم اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کما حقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اُس محبوب عزیز عالم اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے –

دفعہ ۷ – عقلا کارخانہ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسے ہی جب شائق انکا محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹاوے اور خلوت مین جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے اور بد افعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بیشک اور بلاشبہ مقبول پرماتما ہو جاوے –

دفعہ ۸ – جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر ؎ زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر تو ذرا
شاہد معنی کی اُس مین دیکھ پھر جلوہ گری تو بھی –

دفعہ ۹ – وہ درخت جو لازوال ہے اُسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اُسکے نیچے کو اُس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اُس درخت پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اُس درخت پر چڑھتے وہ وہان پہونچے جہان اُسکا مبدا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواس کو اپنے ضبط رکھے اور مہارت علم الٰہی لینے بڑھ بدیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اُس درخت پر چڑھے اور اُس مقام کو پاوے کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف زمرہ فقرا ایسا خیال نہ کرین کہ کسی نے اُس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب حاصل ہوے اُسکو دیدار اُس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی سینے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ جسنے اُس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نرہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نرکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اُسی کا تصور نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے ۔

دفعہ ۱۱ ۔ آتما لا ثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہوسکتا

دفعہ ۱۲ ۔ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبیہ اور سپرس اور رنگ اور گندہ رکھتا ہے وہ حادث ہے اور جو ان سب سے منزہ ہے وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا تعلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایکسہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی جنس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل اور نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کر اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اُسکا شائق اور حبیب کیونکر محتاج ہوسکتا ہے ۔

دفعہ ۱۴ ۔ واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ صرف بنظر ضرورت سمجھانے

عوام کی ہے ورنہ وہ الکھ اور اکتھ اور انرنجن اور تمامی ظہورات اور اسما سے منزہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اعلےٰ اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشر نے راجہ بید رکھہ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھہ پرکاش کے دسوین اپنکہد مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور ربخ آتما کو دیکھو وایہ تمود سب جھوٹھ ہے فقط
آتما سچ ہے و۲ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اورا وپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما شناشی جوان سب سے
نیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب پریا رتھہ اور سامعین حال و۳ تو جوڑا
غور کرکے سمجھ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہوا در لو اور تب اسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا ور
اسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
توضیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پڑا اور محیط ہے قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب ۔ آنانکہ رموز حق بدانند ، خود راز خدا
جدا ندانند ، اینانکہ فرس دوئی دوانند ، نادان شدید بیگمان اند ، وہم دریا مین جو
موجین اٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین ۔

و۵ جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بیسود ہے یہ رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور
بہلانے کے لیے ہین گیانی کو جھٹکار گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے
و۶ قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنے تئیں کچھ سمجھا اور آتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہے کہ جب انانیت محو ہوکے
یکتائی خود بخود پیدا ہوجاتی ہے اور دوئی دور ہوکر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے
بیخودی ہوجاتی ہے دفعہ ۸ - اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے -

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اُسکے اور تعریف گردش دل اوپر برلہاسے اسٹرل کمل مع وقوع واقعات اُسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے
والے پرم پد کو بلاتکلف پہونچ جاتے ہین -

دفعہ ۱ - جب آدمی سکے مزاج سے پراگندگی دور ہوجاوے اور اجتماع خاطری حصول ہو
اور حواس خمسہ ضبط مین درآوین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے -

دفعہ ۲ - باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دل جسکو
من کہتے ہین کروڑون کوس پلک مارنے مین اُڑتا اور پلک مارنے مین دوڑا کرتا ہے یعنے نہایت
سریع السیر ہے اور اپنی جاد مین تمامی مافی الدنیا اور نفائس ہر عالم پہنچا اور ہر چیز پہنچا اسکو وجود دکھلاتا ہے -

دفعہ ۳ - حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اسکو دیکھتا اور سنتا
ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ
کے نقش ونگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے -

دفعہ ۴ - دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہئے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین
مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور
حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بعینہٖ حالت ملکوت مین کرتا ہے

دفعہ ۵ - اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہے کہ کسی ایک مقام مشخص پر قیام نہین کرتا اور بغیر
شے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب
موضح بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اُسکا قیام

خیلے وشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت انا ہد شبد کے مشغول ہو دیگا تو اُسکے سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہوجاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیو آتما اور پرم آتما کی ہوجاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور آتما کی کرلیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچاکر پرم آنند کردیوے گا ۔

دفعہ ۶ ۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالاقیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قواے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قواے افعالی کا ۔

دفعہ ۷ ۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف وکرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب جسم قرار دیتے ہین اور تاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہوجاوے کہ جو سب سے اعلے موسوم ہے اور سبکا صانع مفہوم ہے اور کل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور نہ اسکے کلام اور مقام اور نشان ہے ۔

دفعہ ۸ ۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت پر سے عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہوجاتا ہے اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے واگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہوجاوے ۔

دفعہ ۹ ۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اُٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی رہینگی اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوجاویگا پھر تو بلا تکلف اسمین منعکس نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہوگیا رہتا ہی عکس یار اور جمال دلدار نظر آتا ہی

جس طرح آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسے ہی دل صاف کرنے کو بید اور بیدانت اور جوگ شاستر کی
کرجسکا انتخاب یہ لینی ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل بیکار محض ہے ۔

دفعہ ۱۰ ۔ جو آدمی آتے وقت پر بیشتر مین اپنا دل و دھیان لگاتا ہے وہ بیشک اور بلا شبہ پرم جوت مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو بڑا فہم اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی ۔

دفعہ ۱۱ ۔ ترکیب مندرجہ دفعہ ۱ ۔ اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے اور دھوتی بدلنے اور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور مشقت او پاٹھ اور دھارنا دھرنے اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور عقل کی چاہیے ۔

دفعہ ۱۲ ۔ جو دل سادہ یعنے استغراق سے صاف ہو وے اور سب عالم کو برہم سمجھے وہ آتما ہو جاوے اور کمال کو پہونچے اور اُسکو جو سرور ملے اُسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہے کہ جیسا کمال کو پاتا ہے مستغنی ہو جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ یہ لوگی شغل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے وہ نور جو دونون آنکھون مین ہے دونون کے اتصال کی جگہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سر اول سے ملا ہوا ہے اُسکی دو شاخ ہوکر دونون آنکھ کے تپلیون مین لگی ہوئی ہین یہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین محل جیو رہتا کا ہے چلا تا ل رسائی ہوتی ہے دیکھو دفعہ ۸۷ شری اپنکھد الکھ پرکاش کا پس چاہیے کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سیج سادہ سے یا بکثرت ریاضت تپلیون کے او لٹنے پر اسی رگ کی کیفیت دریافت کرے بولا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے بیدار حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا دفعہ ۱ بیان نمبری ۴ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو ۔

دفعہ ۱۴ ۔ نرشتہ دل کے آنکھ سے اس آتما کو دیکھتے ہین بدین نظر دل کو چشم فرشتہ بھی کہتے ہین ۔

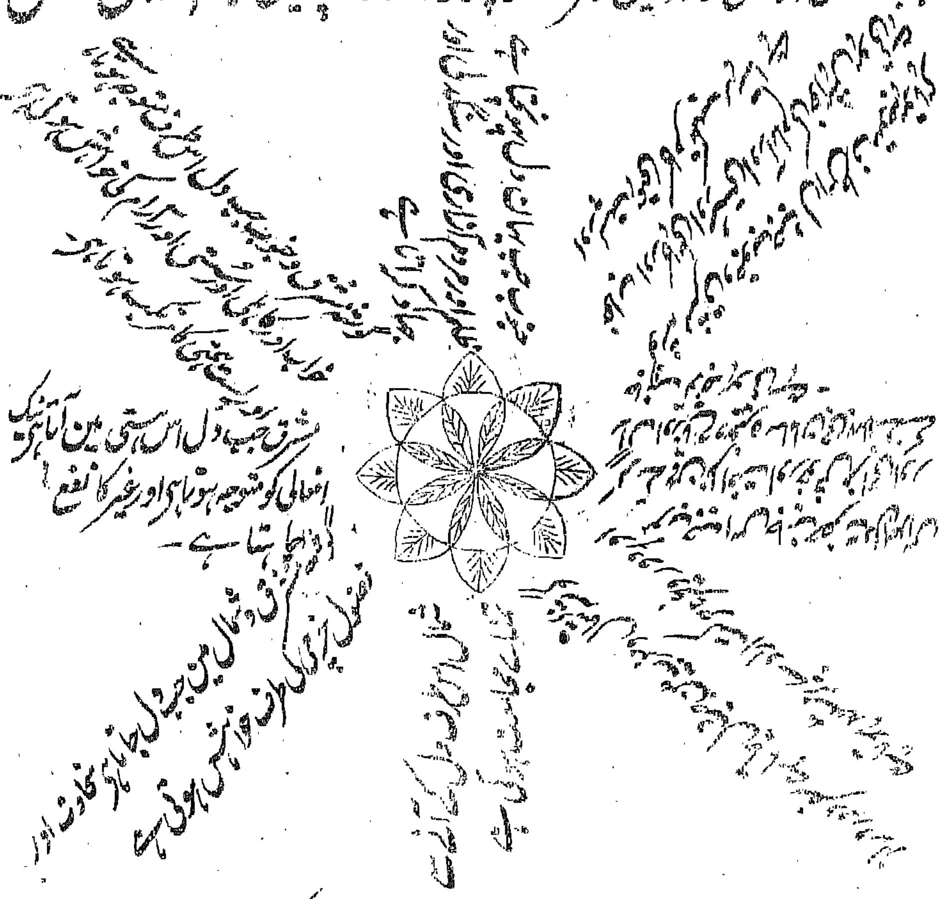
دفعہ ۱۵ ۔ اسی دل کا یکتائی ہین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہے ۔

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہیں آتا اور فخر تا نادان جتانے سے نہیں ملتا۔

دفعہ ۱۶ - جس طرح صاف آئینہ میں منھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے چاہیے کہ عقل سے دل کو صاف کر دیکھ لو۔

دفعہ ۱۷ - جوش محبت آتما بھی اسی دل سے اٹھتا ہے گو یا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے کہ نہایت یقین پیدا کر یا بکمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہوں کیونکہ یہ اول درجہ پرماتما شناسی کا ہے۔

دفعہ ۱۸ - جسکا دل ضبط نہیں ہوتا اُوسکا دل آٹھ پتی کنول میں جو دل کے گرد ہے پھرا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی لیجاتا ہے آٹھوں طرف سے جب مشتاق اوس کو روکیں تو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاویں شبیہ اشغال دل یہ ہے



دفعہ ۱۹ - جب دل بیچ میں ٹھہرا رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کی خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے -
دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے -
دفعہ ۲۲ - جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے -
دفعہ ۲۳ - جب ساجد دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ تریا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز انا ہد شبد سنا کرتا ہے -
دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہوکے آواز انا ہد شبد سے مست ہوجاتا ہے پرم آتما ہوجاتا ہے
دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہون وہ یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز انا ہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہوجاتا ہے -
دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان چھبیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلائش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعا ے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر ہمہ نور منور اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ اوسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلائش محسوسات سے پاک ہوجاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب انکے روشنیون سے پُر ہوجاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشہ مشرق چشم سے نکلکر باہر ہورہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین پر اور محیط النظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھہ پڑتا ہے -

نمبر ۴ بیان مختلطی حواس عشرہ اور فایدہ انضباط کہ جسکو فقراے ہندُس سماد ھ کہتے ہین

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے اعمالی ہین اور اونکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک

ایک کتاب موسومہ بہ طلسم فرنگ مولفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے آپکے معائنہ سے جملہ شکوکات ذہن انسانی رفع ہوجاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے درگذر کر ایک علم قائم فرمایا ہے مگر نام اسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر نمائش کمال اسمین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ نفس حیوانی کہ جسکا تعلق حیوانات سے ہے اسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور انسانی کہ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو چاہیے کہ ضبطی حواس خمسہ اور قواے افعالی اس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور اہل معجزہ اسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا اور پوچ محض تصور مین در آوین اور آپ اس درجہ کو پہنچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قواے افعالی

نمبر	نام	تفصیل ۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہر	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	منتہ کرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قواے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت تناسل	قوت منفذ سفلہ	قوت نطق

دفعہ ۱۔ بیان حواس ظاہری اور قواے افعالی ظاہر ہے اور یہہ پرعیان ہے باقی حالات بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین **قوت متخیلہ** کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اسکا جو حس مشترک سے ملے اور یہہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہہ ظاہر ہوئی ہی کہ اشیا سے محسوسہ کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے **قوت مدرکہ** دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام حافظہ کی موجودات کی تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو تو اکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب متفکرہ کہلاوے **قوت حافظہ** اسکا نام ہے امانت رکھنا جو اسکے سپرد ہو اور حاضر کرنا وقت طلب کے **قوت واہمہ** اسکا فعل ہے جو چاہے بنالیوے یعنی سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دینا ہے حس مشترک پر دیدہ اور
نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے حس مشترک
اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتوں کو حواس ظاہری کے بطون میں مرتسم ہوتے ہیں جمع
جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ میں —

دفعہ ۲ — بعض مقامات بید مین دل یعنے من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ
یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کے ذیل مین دونون کو
سمجھتے ہین اور بجگہہ مین قیام فرض کرتے ہین —

دفعہ ۳ — حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت
انضباط مین سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہین انکا قول
کر اوراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اُس ذات مقصود مین پیوستہ
ہو جاوین تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کرکے راہ اوس کے
منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ مین آکر مقام
روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی شرح
بیان آتماشناسی کے دفعہ ۸ مین مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع
ہوتے ہین اور چونکہ اسکا سرام الدماغ مین لگا ہوا ہے اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ بدرجہ
زیادہ روشن اور برہم لوک اور ستلوک سے موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل انکی
ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے ضابطہ کو بلاتکلف اور بلاتامل برہم واصل کر دیتے ہین —

دفعہ ۴ — بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت
خوبی سے نفاست تمام مگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے پتلی اور عدم موجودگی
چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ اسی قوت باصرہ کا
جلوہ ہے راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہے ہر چند کہ تحقیقات
مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا مگر اب متحقق ہوا کہ چشم
اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے منشی کنھیالال صاحب

الکھ داری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین بہ
قلم فرمایا ہے —

دفعہ ۵ — ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پران کے تابع ہین اور کرم
اندری اور گیان اندری اور انتحکرن کو اونکے مقامات پر وہ برقرار رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار
رہتا ہے کبھی سوتا نہین اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے اور اپنے
ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام مین وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہین
باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے کس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران جاودانی
اور اوسکے معنی ہین حرکت جیو آتما —

دفعہ ۶ — حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے
سے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین —

دفعہ ۷ — بسبیل تمثیل حواس ایک مرد دھرماتما راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار
مفرور تلاش کرتا ہوا آ کر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ
کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہین پس
جسکو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو
پس یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدین وجہ کہ اس
مفہوم سے خیال دوئی دور ہو گئی رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہین گیا
رہتا اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی —

دفعہ ۸ — ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ مفہوم بہت نازک ہے
فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التحصیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے —

دفعہ ۹ — بیان حسن سادھ انسان شائق کو چاہیے کہ تنہا مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو
ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ
حواس عشرہ بلاکسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط مین در آوین
چاہیے کہ ایک آئینہ بلوری کوئی شفاف جلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور بلا گرانے پلکون کے

[illegible]

اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے —
۲- اسکا نتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماؤ طبیعت حواس خمسہ ضبط میں در آوینگے جسوقت
حواس خمسہ ظاہری اُس شئے تجلی کے دیکھنے سے ضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے
معطل ہو جاوینگے بعدہ تشریح **دفعہ ۳** بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب بالا میں جلد طلبی حواس
ہشترہ ضرور ہے زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خارج گفتگو اور تہا ہے
مراتب سے اور ہر دم پردۂ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تاباں اور درخشاں انکی
نظروں میں معلوم ہو اگر یکی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم سے پردہ اسپر کھینچیں اسے ذی شعور ظاہر
ہی معجز زمین دریا سے نور ہے زمین و آسمان بھی پردہ نور ہے گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ہے
دفعہ ۱ — ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواس کی بتلاتا ہوں گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہوں
وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبۂ نیند ستاتا ہے تمام حواس ایکجا ہو جاتے ہیں اور جبکہ
آنکھوں کی پتلیاں بھی اولٹ جاتی ہیں بیہوش ہوکے ملک کی سیر سے ہو کے گرا پا کرتا ہے
اس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ لشکر یان لشکر خواب
انکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاویں یعنی ٹال مٹول کر کے حالت شیرین خوابی پیدا کرے
کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہیں جب چند روز ایسی ہمارت بہم پہونچاویگا ایسی ایسی عمدہ
تصویریں دیکھ سکیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معائنہ سے تعلق رکھتی ہے

نمبر ۵ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور برہما کہ جسکے ضمن توضیحات میں
بیانات سچ سادھ اور اناہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور جپا جاپ اور نیز
دیگر طریقہ ہاے ریاضت جو نہایت نایاب و پیچیلوں کے ذہن سے جنکا ملنا
غایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جنکی اہم ہے درج ہیں۔

آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور دریا میں اسکے کہ جسکو ترلوک کہتے ہیں ہر شخص کو خواہش
آتما شناسی رہی مگر تشنہ شیان کو جلد تر کوئی صاحب برہمہ بدیا اور عامل علم ابھی بتلا نہ سکے تھے
انواع اور اقسام کی حیلہ سازیاں کرکے وقت کو ٹال اُنکی اوقات کو خراب اور شائق کو کم شوق کر دیتے
تھے مگر چونکہ اس ناچیز کو بحکم پرماتما اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہیں لہذا ایک شعر مثنوی سے ابھی وہ کہا

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پست کندہ مختصر بیان مین معلوم ہوجاوین شعر چشم بند و گوش بند و لب بہ بند * گر نہ بینی نور حق برمن بخند * اس شعر کے اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر پاین وے بالکل جاوی اور نشان وہ نور پر ہم جوت کے ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برہم بدیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہو کے فرماندہ ہے کہ جبکا ظاہر بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق اور مخلوق دو ہین وے گویا نہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہے تو پھر چھپاؤ کہان باقی ہے اور جب حجاب نہین تو پھر چھپائے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہ موجود ہے تو پھر کس کا شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات اگیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح برہم گیان اور تشریح آتما شناسی سے اس طرح پر اٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی شب جاتی رہتی ہے —

دفعہ ا توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا مشرف کوئی عضو نہوی ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوے ہین سہج سمادہ جو اعلے مراتب وصال پر ماتما ہے اسی چشم سے متعلق ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو انگلیون سے خوب دباوے پھر جو اسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ امر نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادہ ہے اسکے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی نوع بنوع نظر آتی ہے کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے * —

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز اناہد شبد سُنی جاتی ہے اور یہ آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلا ناغہ اور ہر دم برآمد ہوا کرتی ہے * بیان مشرح

اُسکا یہ ہے اُس آواز اناہد کا نام آواز برمھ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز الفاظ مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برمھ جانے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پرنو ہے اُسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور اناہد شبد مین محو ہوتا ہی جسطرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور موذیون کی آفتون سے بچتی ہے اوسی طرح آدمی پرنو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہے اب طریقہ عمل تبلاتا ہون گویا خانہ ہم کعبہ آباد بناتا ہون اور رفیق منشون کو برمھ مین ملاتا ہون۔

دفعہ ۳ - چاہیے کہ دو اُنگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو جو خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بہ تامل یک لحظہ اور بضبطی انفاس راست اور چپ اور بخیال بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سنائی دیوے اُسی کا نام اناہد شبد سمجھو اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور یہ اُسکا جاے صعود مقام وہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالمیان رونق بخش رہتا ہے اُس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہے اور جبتک کامل مشاقی نہین ہوتی بطرز گوناگون آوازین سنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آواز دہ گانہ مین نہین ہوتی۔

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	چِن مثل آواز چڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین۔
۲	مسلسل اور مکرر چِنگا	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے۔
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہوآتا ہے۔
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے۔

۵	آواز بین	آبحیات ام الدماغ سے ٹپکنے لگتا ہے۔
۶	آواز تال یعنی تاڑی	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق میں پڑتا ہے۔
۷	آواز نے یعنی بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہے اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہے اور دور دور کی آواز سنی جاتی ہے۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کے مارتے ہی نزدیک کان کے ہوا دیتی ہے۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرض کہ اس شبد کے سننے کے ذریعہ سے شائق و شخص ہو جاتا ہے وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی ہے سائل کشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہے
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سننے سے سامع ایسا لطیف ہو جاتا ہے کہ جہاں چاہے اوڑکے چلا جاسکتا ہے اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہو سکتا ہے کہ وہ سب کو دیکھے اور اسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤں کو بھی دیکھتا ہے یعنی راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اسکی آنکھوں پر پڑا ہوا ہے وہ اٹھ جاتا ہے۔
۱۰	آواز گرج بادل کی گرد دو کے موافق ہوتی ہے	یہی آواز اناہد ہے اسکے سننے سے برہم سے مشغول کل ہو جاتا ہے اور تمام نیک اور بد اور خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہب اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لوہٹ و کھلکھلونا یعنے اشیا سے بازی سمجھتا ہے۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان میں انگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہوگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوئے اناہد شبد سنتا ہے اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہو جاتی ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کانوں میں روئی ڈالکر اور انکو اولٹ کر عمامہ یا دوپٹہ سے خوب کس باندھے اور اسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شائقین نظر آرا اپنی داڑھی کو باندھتے ہیں پھر ان بعد دونوں کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود سرا سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما میں جب کہ اول اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا۔ وفقعہ۔ غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی بسبب اشتغال محسوسات کے نہیں ہوتی۔

دفعہ۵ ۔ اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی آواز سنے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی دھیانی بھکوست گرو کا ارشاد ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اونکار کی دُھن مین پھر بھاسن کی پہارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۲۳ ۔

دفعہ۶ ۔ اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتون کو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے اسی کے خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ انکی جانب توجہ نہ کرے اور شلاشی آواز وہم کا رہے جو ہمین مقصود ہے ۔

دفعہ۷ ۔ تصریح بیان بند کرنے کا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ کر دبارت پہونچی گفتا ادھم درا و سوہنگ و ہنس ہنس نشست سے ہے بلا حرکت لب اور زبان دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا برلانے والا اور تمامی بلاؤن کا رفع کرنے والا ہے دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین ۔

دفعہ۸ ۔ متقدمین کا پرانا قاعدہ یہ ہے کہ سنگہاسن مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے دونون کان اور دونون پر ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کرکے دھیان پر لو کا کرے ۔ مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو اپنا یام سنسکرت مین کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اُسکا استعمال مخفی و دشوار ہے اور راقم نے جو سہل مجرد طریقہ اُنکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہے کہ ہر شخص ابتدا سے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے ۔

دفعہ۹ ۔ بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ بعض نکر قادر ہو مگر بحکم حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقائق لاینحل کا اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک عمدہ طریقہ دیکھنے عکس اپنے پر تو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ صبح کے وقت جب سورج نکلتے ہین چند سے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اُسکا غایت مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے گا کیونکہ انسان بسبب کثافت باطنی یاک بیک جلوۂ نور دیکھ نہین سکتا مگر جونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی سے بھرا ہوا ہے اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق رعلےٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے کبھی سبکدوش ہونگے اور جس مین وہ عرفان حاصل ہوجاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوینگے پھر تو اسی کا حاصل مقصود اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلانے قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۳ بیان نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ در حالیکہ پرماتما کی کوئی مثال اور صورت یقین ہے پھر اسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گوہر مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا منتظر جواب اُنکے یہ ترکیب انفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ اشرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ ہو جاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱۰۔ ایک عمدہ قاعدہ جو کیا بھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمارگ کی راہ سے کہ وہ نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل اور پرنو ایک ہو کر اُم الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسون کو ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کر سکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید بران یہ کہ پران کو روکے مین جیو آتما ہو جاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے۔

دفعہ ۱۱۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بیگیانیون کے بذیل دفعہ ۵ لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲۔ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقام درستی تصور ہے جسکا تصور درست ہو گیا اور ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور دایا ہے اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ والہون کی طرح دربدر یا جنگل مین گھومے ہندی مثل ہے جو کرتے کرم کرے بیدھنا نا من راکھے جسان کر یا شیدعنا نا + کبیر داس کا قول ہی ۞ گرہ اندر جو رہے اور اسی ۞ کہین کبیر تاکے ہم داسی ۞

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہو کر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما رہنا اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر میں نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہو جاوے کہ اُسی سوچ اور بچار میں وہان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہنچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر پرماتما براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھے رہے اوٹھتے کہیں کبیر ہم اُسی ٹھکانے ،، یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سچ سادھو کے ہے پانچوین یہ کہ صفائی قلب جو گریۂ وزاری سے ہوا کرتی ہے روتے روتے پرماتما میں دھیان لگائے ہوئے اس درجہ تک پہنچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیوں سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور میں کوئی جاہل ایسا نہ روئے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر چھوڑ دے کہ گوشۂ دل میں بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور خواہشات سے آزاد ہونا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہ کو جو حاصل تھا ؞ باقی قاعدہ جوگ بیان نمبر ۲۰ میں درج ہیں دیکھ لو

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد سخت اتصال پر جسکے عمل سے شائقین درجہ معراج سے بھی اعلے مدارج پر بسبب لطافت پہنچ جاتے ہیں کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہو سکتا

دفعہ ۱ — وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل میں بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سادھن سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور میں اس طرح پر ملا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین باقی ہین ۔

دفعہ ۲ ۔ ازروے بید برہمہ سے ملنے کے لیے چھ حکم نازل ہین ایجس و م ۱ انضباط
حواس ۲ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کو باندھنا ایک چیز خاص سے
اسکا نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتاب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۳ مضبوط
اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنی یقین کو
درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہی یعنے حیرت کو
دلایل عقلی سے دفعہ کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا
توضیح تینون یقینون کی ۔ علم الیقین وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی
صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو چشم دل کو مشاہدہ حال ہوتا ہے کشف
اور اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب
اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہی
۶ محویت یعنی فنا فی اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے
اور انھین ترکیب سے جیوآتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی
ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر محیط ہو جاتا ہے
اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضائقہ نہین شعر قصہ منصور جب دوئی کا
دل سے پردہ اُٹھ گیا وہ تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا ۔

دفعہ ۳ ۔ چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے
پران مین رکھے اور خود ہمہ تن لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیوآتما کو آتما مین
محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے
مگر طریق آسان وتوضیح کا بھی کسی مقام پر لکھونگا ۔

دفعہ ۴ ۔ زان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس
ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے نہ ہو جاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف
مین محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے بمرتبہ کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
ہی پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

[illegible]

یعنی اسم ہے کہ اول کا آگاہ ہے لگانا
دوسرا ناہی ۲ قول بیدار یقین کرنا
تیسرا ۳ [illegible] اجسام احد
اجسام مین انکار کیا
استغراق اور سمادھ [illegible]
[illegible] دیکھو
صفحہ ۲۹

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کا تفاوت لفظی بنظر امتحانِ عقل مشتاقان سے چھوٹ جاتا ہے
اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتے ہین ؛ حاصل کلام اس
مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلون کی رفع ہو جاتی ہے اور نگاہ نتیجہ اعمال
پر نہین رہتی بات جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال اور
منتہائے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف
بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ؛

دفعہ ۵ - ایک اور طریقہ برہم سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے
یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے
کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور
دل کو حواسون سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ مین جو محل برہم کا ہے بغور معاینہ کرے
اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اُسی کے اندر وہ نور لازوال
جلوہ گر رہتا ہے ؛ وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعال اور راست گوئی شرط ہے
اور تضرع بھی واجب ہے ؛

دفعہ ۶ - جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہو ہموار ہو اور کسی قسم کی
گرمی یا لو کی اور موجب انتشار طبع نہو اور رہگذرگاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو
کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے
اسکا بندوبست کر لیوے ؛ ازان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور
باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سمادھ یا اناہد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اُسکو چاہیے کہ فعل نیک
کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کونین
کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دل کو ہمیشہ پاک رکھے -

دفعہ ۷ - جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل مین ہون سب کو دور کرے اور
جانے کہ برہم میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات الطف ہو جاوے
اس عمل کے حالت سرور مین جو جو کیفیتین نمود ہوتی ہین اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وے
اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنا فی اللہ ہو جاتے ہین۔
دفعہ ۵۶۔ جبکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵۵ کرلیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو
بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اٹھاوے واضح ہو کہ جب پرمیشر اپنی کرپا کرکے متلاشیان
اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج بر حسد ہین ہوتی ہے
۱۔ روشنی اودی ۲ سوسن زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ حسب محنت شستہ اور انہماکار اختیار
ہین آتے ہین تو اونکے عمل درآمد مین گاہے تاریکی اور گاہے مثل دود گیاس و گاہے
مثل روشنی آفتاب و گاہے مثل چمک بجلی و گاہے مثل چاندنی ماہ شب گرما و گاہے مثل
ہوا روان و گاہے سفیدی قلیل یعنے میلی روشنی و گاہے مثل مشعل بعدہ عین نور پیدا ہوتا
نظر آتا ہے اور اوس وقت ایسا نشہ اور سرور ہو جاتا ہے کہ متلاشیان محو ہو کر اپنی خودی سے
بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برہم ہو جاتے ہین اور درجہ
معراج کو بازی طفلانہ سمجھ کر نظر توجہ سے آنکھ نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق
سمجھتے ہین بلکہ اسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق
اور اسکے تصور کا یہ ثمرہ ہے کہ شاہان کو مستغنی اور الست اور شہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور
تمام مخلوق کو اوسکا محتاج کرکے اوسکو بے نیاز کر دیتا ہے اور رنجور سے مغرور ہین پیدا و نازک اور
رہنمی قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فائز رہتا ہے وہ پتہ کو ہر گوشہ
میں ایک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کر لیتا ہے اور یہ مفہوم اسکی ہو جاتی ہے کہ جیسے ہی
نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے مین اپنی تجلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور
سنچاتا ہے دخل در معقولات بلا مفہوم علت غائی ہو بیش عقلاً شرمندہ کراتا ہے جبکہ ایسا
مفہوم ہووے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب مذہبی اور گردنکشی
اور خون ریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے القا اپنے نام کے بہتر جانتا ہے
کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد
محسوسات مثل ہرنان صحرائی کے رہے گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل ہو جاوے گا

اسی واسطے صاحبان برہم بدیا کو ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشۂ دل سے نکال دیوین اور صد ہا مقام کتب ہذا ہین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے اور آیندہ بھی لکھی جاویگی

دفعہ ۹ حضرات بے علم اور صاحبان با علم کہ جنکی قوت مدرکہ تیز نہین ہے اور جودت طبع ترقی پر نہین اور آتما شناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برہم شناسون کی صحبت سے بھی فیض انگیز نہین یا اوسکے خادمون سے کبھی ذلہ خوار نہین ہین اُنکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف سنو زان بعد امتیاز کرو کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑے گمراہ ہین اور آتما شناسی جو ان حرکات لغو سے بالکل علحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور ہمسران کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ اُنکے نافل ہین اور قدیم سے تا آخر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہیگی کیونکہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ مین خار ہے راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانے والے اور لونگ اور لڈو اور پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانے والے یا سورج اور چندرمان کو دو کر کے دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے اور دریا مین کھچڑی کے پکانے والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ اور غریبہ کے کرنے والے ہین انکو حضرات مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ بظاہر درویش نمایون کی حرکات عجیبہ یا بازی گرون کے افعال خفیفہ بے اصل اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقرا اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۳۰ تک اس آئینہ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے موصوف ہو اونکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے ہین اونکو ضرورت اپنی نمائش یا تسخیر یا اولیا یا رسیدہ کہلانے کی باقی نہین رہتی فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

نمبر ۲ بیان اُٹھ جانے پردۂ دل یعنی نقاب حجاب کا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی۔

دفعہ۱ - پیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر گیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اُسکی مشابہ اس تمثیل کے ہی کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی -

دفعہ۲ - آتما جو سب سے اعظم اور اعلےٰ تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور رہین سرور اور تمامی انوارات کا مخزن ہے اُسکو قابو کرنا یا اُسکی ماہیت کو جاننا یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اُسکے جاننے کا شوق کرے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشریحات ذیل سے معرا کرے ۱ - کمی غذا - ۲ - استیصال بنیاد غضب ۳ - کنارہ کشی خلایق اور ضبطی حواس ہر ایک جانب ۴ - مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنے رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵ - مستغنی ہو جانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶ - نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا ۷ - نہ رکھنا کسی چیز کو نبغلہ اپنے لیے ۸ - لاطمع رہنا پرستی عزیمت ۹ - رضا جوئی مرشد - ۱۰ - کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱ - صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنے تصور کو -

دفعہ۳ - انھین گیارہ اشیاء مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور ۱۱ نمبر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے -

دفعہ۴ - وقع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اُٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے ممکن ہے ہر چند کہ اُس ذات کو نادان اور جاہل نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور چارون بید اور چھئون شاستر اور اٹھارہون پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور رنگ مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اُسکے دیدار جمال با کمال کے واسطے مانع ہے یہ ہر اشعار گلزار ابراہیم بھر رہے ہین دل مین دنیا وی خیال ؛ آوے کیونکر اوسمین نور ذو الجلال ؛ چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ؛ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ؛ کھینچ خلوت مین بہت سا

انتظار ہے تا بسر ہو تجھے وصل نگار ہے اگر اس راہ کا تجھکو خیال ہے غیریت جتنی ہے سب پر خاک ڈال دے
جب جاہ و مال و فرزند و پسر ہے الفت لعل و جواہر و سیم و زر ہے طمع کو جس جس طرف کا ہر خیال ہے یہی ہیں
مانع راہ وصال ہے۔

دفعہ ۔ اٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اُس حالت میں ہے کہ جب سالک
اپنے دل کو ۱۔ الفت ۲۔ عداوت ۳۔ طمع ۴۔ حرص ۵۔ غضب ۶۔ ترس
۷۔ شہوت ۸۔ تکبر ۹۔ حسد ۱۰۔ تعصب ۱۱۔ ہوس ۱۲۔ غفلت ۱۳۔ ظاہر
۱۴۔ غرض ۱۵۔ کینہ علاوہ برین جمل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور بخل اور
مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کرلیوے اور علوم ماسوا سے تمامی موجودات اور محسوسات
کی حقیقت سمجھ کے اور اُنکی ناپائداری پر یقین کرکے مثلاً شی شے پائدار اور مستقل کا موجود
اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا دفع ہوجاوے تم سے سچ کہتا ہوں اور یقین
تمکو سمجھاتا ہوں کہ پرمیشر میں ملنا تمکو بہت مشکل نہیں ہے اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا آدمی کو
طریقہ برہم شناسی کا ہے کیا مشکل مگر نقص اسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہیں جب
دل سے دوئی دور ہوجاوے صرف اسی کی خواہش اس دل کو رہے تو پس سمجھو
کہ تم پورے آتما ہو۔

دفعہ ۔ اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اوسکو سوا
اُسکے دوسرا کوئی پہچان نہیں سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے
پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۔ آتما جسکو چاہو بکو چاہو سمجھو گناہ نہیں آتما کی شناخت سے آتما ہوجاتا ہے اور تعینات
جیو اور برہم کی یہی حجاب سے دور ہوجاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اُسکی صفت ہے
دوسرے یعنے پابندان دوئی اگر اسکو پہچانیں یہ اُسکی ندرت ہے اسی قدر حجاب سے
اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے۔

دفعہ ۔ جسکے دل سے پردہ دوئی اُٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا
کرے شعر یار کو ہمنے جابجا دیکھا ہے کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا ہے و یکرنگ گوہر [illegible]

۱۵ دیوان نام علی کا نسخہ [illegible] روشن
حقیقت کی نظران اصل دوئی
سست [illegible] و [illegible] انداز گر
[illegible] شدہ یا مین
دفعہ ۵ سالک [illegible] سست
در طریقت الکنہ و [illegible]
[illegible] است [illegible]

شعر
[illegible]
[illegible]
نیست [illegible]
[illegible]
سر دون [illegible]
و [illegible]

نہ ہے سنگ مین ؛ ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ؛ دیگر ایکہ در ہیچ جا نداری جا ؛ بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی ؛

دفعہ ۹ - آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اس کا عامل بھی بعد دیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہو جاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ؛ باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبری ۹ کی دفعہ ۱۰ مین ہے دیکھ لو +

نمبر ۲ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق بفاصل لفظی جیوآتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ - جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اُسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہو گیا ؛ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ؛

دفعہ ۲ - برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم جگر مین برہم اور مایا مثل دریا اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچوان عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سرچشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور حیات کا ہے اور جیوآتما کہ اسکو ہنس بھی کہتے ہین اس مین قیام کئے ہوا ہے اگر یہ جیوآتما پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہو جاوے -

دفعہ ۳ - جیوآتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اُسی مین یہ لین ہو جاتے ہین -

دفعہ ۴ - پرم آتما اور جیوآتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیوآتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدیں وجہ پرماتما ذی اختیار رہے -

دفعہ ۵ - مایا کے معنی اچھا نارا ہین اور کل عالم اُسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبیٰ کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور ادویا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین

دفعہ ۶ - پرم آتما لا انتہا اور لا تعد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہے با ایں ہمہ وہ منزہ افعال سے ہے

دفعہ ۷ - جو مایا اور پرم آتما اور جیوآتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہو جاوے اور جو یہ

اور جیو آتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸ — مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے اور اسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیو آتما قائم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما میں محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس مجھول کے حجرے میں جو مقیم ہے وہی آنند سروپ آتما ہے اور وہ لاتعین اور بے نام اور نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہیں ہے ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہے۔

دفعہ ۹ — آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک اور بد سے اجسام میں مقید ہو کر اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم میں ہر شخص اُسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک میں نہیں آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے میں وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اُس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے

دفعہ ۱۰ — آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہیں بنایا اور اُسمیں اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اُٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہے شعر مصقلہ عقل کہ تو صاف کرو دل کو اگر اسمیں محجوب ہے جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱ — جو آدم کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دکھ ہوتا ہے اور اُسکو کچھ پرواہ نہیں ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہی وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصطلاح حکما میں حرارت جیو آتما ہی چاہیے کہ جیو آتما کو تیر اور پرماتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگا یا کبھی خطا نہ ہوگی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲ — جیو آتما کسی سے پیدا نہیں ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے بدینوجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات میں مبتلا ہے گو شائین

لطیفہ اسی مضمون وقوعہ کا جامی نے یوسف زلیخا میں لکھا ہے [illegible]

تلسی داس نے راماین مین لکھا ہے چوپائی ایشر انس جیو ابناسی ؛ چیتن امل سہج سکھ راسی ؛ سو مایا بس بھیو گوسائین ؛ بندھیو کیٹ مرکیٹ کی نایین ؛ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا سے بے خبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا بنا رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ بیہوش ہو جاتا ہے یہ لذات دنیا کا بھی ایسا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات کی کچھ اصل نہین ہے اُسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ناہر کی شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اُسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرآتما ہو جاتا ہے وہی عیش سرور لازوال اور منتہاے مراتب ہی ـ

دفعہ ۱۳ ـ شائقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہو گیا اور کس طرح ہو جاتا ہے محققین کا قول یعنے بید کا یہ چا ہی کہ جیو آتما جس او ر نجات سے منزہ ہی رج او ر ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے اُنکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوے وہ قید سے رہا ہو جاتا ہے اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اور ان پر ناحق کی تہمت ہی بلکہ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اُس حالت مین جب کوئی اُس سے متکلم ہوتا ہی وہ اُسکی بات کو نہین سنتا اگر متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سبب افعال صرف بہ سبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہو کر کثافت اور رذالت مین پڑتا ہی اور ست اور رج او ر تم جو قید کے سخن موضوع اور موزون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین ؛ جب کہ ان تینون کی حرکات کے نسبت اپنی طرف نہ کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ شرط ہے ؛ ـ

دفعہ ۱۴ ـ جب اُس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کسی جسم مین متمکن ہوا اُسکا نام

برہمہ قرار پایا اور جب برہمہ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہوگیا گیان ہونے سے پرم آتما ہوجاتا ہے
بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے —

دفعہ ۱۵ — یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے دھیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جزو
مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اُسکی کی جاتی ہے —
قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہو اور کبھی جزو کل سے علیحدہ نہین ہوتا تو اگر
دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اُسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو پس اس
قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہی اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ
عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے
لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہے کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بنظر
سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین اظہار اس عقدہ لاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص
اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہوجاوے — تمثیل جیسے کٹھ پتلی کے ناچ مین ایک
شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار بخوبی
سے لگائے رہتا ہی کہ جس طرح پردہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیان
اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہوکر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے
مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا
محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیان متعدد اور سب
پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جیسی جیسی اسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل
پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کے اشارہ سے
کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے لیکن جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا
معاً فہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے —

دفعہ ۱۶ — غور کرنے سے ہر شخص دریافت کرسکتا ہے کہ جواہر شفاف اور صیقلی مثل یاقوت والماس
زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیا صیقلی جو کیچڑ مین پڑجاوین تو وہ کثافت ہوجاتی ہین
اور اُنکا حسن اور جوہر محجوب ہوجاتا ہے اور جب پانی سے دھو ڈالا جاتا ہے تو اُنکی کدورت دور ہوجاتی ہے

اور جیسا کہ اصلی جوہر اسکا ہے پھر نمایان ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی
حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمناے لذات سے اوسکے مکدر
نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعال کے پانی سے
دھو یا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی
پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہین ہے یہی
منتہاے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل مین تیل اور پھول مین بو
اور دہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہی
اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہے کہ دہی اور دودھ مین مکھن
ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اسمین نہین ملتا
اسی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی ہے یا نا غایت مرتبہ کی
دفعہ ۱۷ - اس بیان مین لغایۃ دفعہ ۱۶ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت دقیق گیا
تھا چونکہ اصل منشا راقم کا بلا تحالت امر کے شرح کہنا مد نظر ہے لہذا نہایت دقت کی بات ظاہر کیجاتی ہے
وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک
شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان مین
جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے
کلمہ خیالات دوئی کو ہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہو جاتا ہے اور
جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہے اس مضمون کو
بششٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بششٹ مین سمجھایا ہے تشریح سری مہاراج رامچندر جی
نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے تو آپ خیالات
دوئی کو مطلق اپنی خاطر مین رہنے نہ دیوین تا ان بعد جب یکتائی ہو جاویگی
نور لازوال بدرجہ مساوی برابر العین رہا کریگا اور اس تمیز دوئی سے اسمین قیام ہو جاویگا —
دفعہ ۱۸ - بعض جاہلون کا قول ہے کہ آیا کوئی صورت مجسم [illegible]
[illegible] مفہوم انکا سراسر غلط [illegible]

اونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کردوں اب سمجھو کہ مایا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان نمبر اکے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۱ مین ہے اسکے خلاف جو سمجھتے ہین اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار ہوجاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبر ۱۳ مین آگے کی گئی ہے ۔

نمبر ۹ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوسائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بوعلی قلندر مردان مرتاض اور واقفان اسرار حضرت او ند حقیقی ۔

دفعہ ۱ ۔ گوسائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانناسند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے ۔

دوہا ست بچن اور دینتا پرترپا مات سمان ؛ پا ہوسے ہرنا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ؛ پس ثابت ہوا کہ پرماتما تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہوکے اپنا درشن دیتا ہے ۔ اولاً راست گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری ۔

دفعہ ۲ ۔ الکھہ پرگاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے اپنکہند مین لکھا ہے کہ جب پران حواس ظاہری اور باطنی پر غالب ہوتی موسوم ہوجاتا ہے اور جوتی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نہ بولے اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلاشبہہ سچ ہوجاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ الیشر سے پرارتھنا کرے کہ قول اور فعل اسکے یکسان ہوجاوین اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہوجاوے ۔

دفعہ ۴ ۔ علم اور عقل سب سے اعلےٰ ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہے کیونکہ علم اور عقل کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ اور آرام اور رحم کو بغیر نیک افعال میسر ہونا محال ہے اور نیک افعال

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو۔

دفعہ ۶۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دنیا ہر خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی راستی موجب رضاے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔

دفعہ ۷۔ خودی کو دور کرنا اور خاک مین ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بوعلی قلندر اور مولوی روم کی شعرین پڑھنے سے معلوم ہوویگا اشعار تا توئی کے یار گردد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ تو مباش اصلا کمال این است و بس ٭ تو در و گم شو وصال این ست و بس ٭ ہر کہ این پندار من عاشق شنید ٭ بیشک اندر محفل جانان رسید ٭ ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت ٭ بیشک آنکس محرم اسرار گشت

اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے غرور ہے۔

نمبر ۱ بیان بدیا اور اودیا اور بہر چہار اوستہا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اُسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے تو ہمات پیدا ہون اور فانی اور ناپایدار چیزون پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکا وے اُسی کا نام اودیا اور جہل اور بیعلمی ہے۔

بیان بدیا دفعہ ۲۔ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اُسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قواے افعالی یعنے ۱۴ اجزا مفصلہ ذیل ایک راے ہوکے فرمان برداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ اُنہا سے نظر تک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودہون اجزا سے کے موکلون کا ۱ قوت باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدہ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل

ہم وقت مقصد دفعہ ۳ بیان چارون اوستھا یعنے ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاہوت جب چودھون سوکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنے ناسوت مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت عملی اور علمی کے کرین اُسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین

دفعہ ۴ — جب جیو آتما ہمراہ قوا افعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر کرتا ہے اور ہوا سے اقسام انواع کا دیکھتا ہے اُسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکماے یونانی ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین —

دفعہ ۵ — محو ہونا اون چودھون اجزاے بالا کا جیو آتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب عالم اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی اور سچا اور جھوٹا یہ حالت سکھپت یعنے جبروت ہے بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم —

دفعہ ۶ — ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا اور مین اور تو اور وہ سبکا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سوا اور جاگنے اور مرنے اور جینے کا نہ رکھنا اُسکا نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مریدان اور جو نام اسکے قرار دے سکے وہ ہو یعنی علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق ہے اور اسی کا نام حکماے یونانی لاہوت کہتے ہین —

بیان خواب دفعہ ۷ — آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور روپ قبول کرتا ہے اور جیو آتما موسوم ہوتا ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہے اور اکل اور شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشے سے سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال لوح برزخ کی بناتا ہے اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہے —

دفعہ ۸ — سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسایش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری اور معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے —

دفعہ ۹ — جیو آتما تمامی اعمال کے فاعلون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم سپن مین جاتا ہے اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے —

دفعہ ۱۰ — بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اودیا عبارت سکھپت سے

سے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۱۔ جب اُن تینون اجسام سے نکل کے محویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتون کا ہے تب جیو آتما سے آتما ہو جاتا ہی پس اسی درجہ کا نام تریا ہی۔

دفعہ ۱۲۔ ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہی۔

دفعہ ۱۳۔ جیو آتما حالت سکھپت مین اور برہمہ حالت جبروت مین ایک ہو کے لذت سروری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جزو اور کل کی معدوم ہو جاتی ہی۔

دفعہ ۱۴۔ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنئ قلب اور ہرن گربھ اسی حالت سے مراد ہی۔

دفعہ ۱۵۔ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہو سکتے جیو آتما اور آتما ایک ہی ہو جاتا ہی اور دانائی سے پر ہو جاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۶۔ بیان اشکال وقوع خواب ہاے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہی مگر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کر سکتا عمدہ عمدہ عالم اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال منفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیرے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون۔

دفعہ ۱۷۔ انسان کے جسم مین جو دل ہے اُسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہو چکا ہے یہان بھی شمہ اسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین قس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہین پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہی

دفعہ ۱۸ - حالت سکھپت یعنے خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت سپن مین اسکو فکر تحقیق کرتا ہی اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما غافل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی اور اُس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہوکر دل مین آتا ہی وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کردیتی ہی بدینوجہ کوئی خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے کے خواب دیکھتا ہے اُس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین -

دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اُس حالت کا نام خواب ہے حقیقت اُسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن اسکے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اسوقت طبیعت آرام کو چاہتی ہی اور کاہلی ہوجاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی شخص پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہوجاتے ہین اور حس مشترک اُس حالت مین فارغ اور بعض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اُسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہی اُس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہوجاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے بھرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اُسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہی اُسکا نام خواب ہی -

دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اُس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلا نے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویائے صادقہ - دوسرا رویائے مبشرہ تیسرا اضغاث

اور احلام

دفعہ ۲۱ — رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش آوے طریقہ ہونے اسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشباہ عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ لوثات اور مکدرات سے صاف اور مجلی ہوگیا ہو اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشتغال سے زیادہ ہو بیشک عالم عقول سے اسکا نفس ناطقہ متصل ہوکر جس قدر صورتین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہونگی دیکھنے سکیگا — جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر ہو دوسرا آئینہ رکھا جاوے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینہ نفس ناطقہ مین ہوجاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جبتک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہوجاتا ہے اور جو کہتا ہے صحیح ہوتا ہے قوت متخیلہ اُسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے۔

دفعہ ۲۲ رویاے معبّرہ کی تعریف یہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہ واقع نہو بلکہ ضد پیدا یا مثل اُسکے ہو — جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوئے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کردیتی ہے اور بجاے اُسکے کوئی اور صورت بنالیتی ہے — قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے اُس حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اُسکی دیکھتا ہے —

دفعہ ۲۳ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہین خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے خواب دیکھتے ہین۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار نا متناہی مین —

نمبر ۱۱ - بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ - مکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنی اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مکت ہی اور پابند جو اس رہنا ہی کا نام بندھن ہی۔

دفعہ ۲ - اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پرمیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لائے پہلی قسم کا نام جیون مکت ہی کہ جسکے معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہوجاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مکت ہی کہ بعد انتقال آزادی ہوتی ہی **تشریح جیون مکت** صاحب جیون مکت کو جہان اور جہانیان سب دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرچکا لیکن نظر نہین آتا ہی اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا کوئی ہووے یعنے جیسا کہ دنیا دارون کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی نظر آتا ہی اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز ہی باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو سبھی برابر تصور کرتا ہے۔ **تشریح بدیہہ مکت** یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو جیون مکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شئے کی تمنا باقی نہ رہگئی ہو یعنے جسقدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کرچکا ہو ایسا شخص بعد مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنے جو کل شئے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان احاطہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہوجاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط برتمثیل اس بیان کے ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اندر دلومن نامی ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اُس شہر مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلیا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجہ راجہ بھی اُسپر عاشق ہو گئی آخرکار
غلبہ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اُنپر کی
تاہم اُنھون نے اپنے غلبہ عشق سے کتائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجہ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کی بدولت دو سے ایک ہو گئے
اور رنج و راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہو گئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا تو یہ سمجھ کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا
بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے
اور سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے
اسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور ہم دو شی رتن
کہ ہین کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین ماحصل کلام یہ ہے کہ جب آتما سے ایسی
محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین —

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کرکے اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
آنند روپ کے درجے کو پہونچتا ہے

دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح سے
ضوابط اسکا ہو سکتا ہے —

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور نیز اُنکے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز حفاظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر سامان مہیا ہوتا ہو
اُنکی خدمت کرنا جبین حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین
پس دنیادار کس طرح اُسنے بری ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور دوا کا استعمال کرنا جیون مکت کے
درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے

دفعہ ۶ جبتک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہیگا پابند محسوسات رہیگا اور جبتک

نجواہشین اشیاے فانی آسکے بطون مین رہینگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون نقص دفع ہوجاوینگے صفت آزادی کی اسمین حلول کریگی پس اسی مرتبہ کا نام مکت ہے

دفعہ ۶ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جبکہ اپنا تصور وہ کماحقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا منہ نظر آتا ہے پس اس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجے ہین اول واوسط وادنیٰ اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ یہ پاتالکے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین —

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہو بے اندوہ ہو جاتا ہے پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اس ذات پاک کو جو بے نشان ہے تصور کرکے اس ترکیب سے عامل تمام قیود سے بری ہو جاتا ہے اسی کا نام جیون مکت اور بدیہہ مکت ہے —

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کیوادریاسہ کو لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویسا ہی درجہ نصیب ہو —

نمبر ۱۵ بیان نہ جگانے سوتے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح شاستر فائدہ بخش اور رسد ومند ہے

جب آدمی سو جاتا ہے تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قوا انفعالی دل سے ملجاتی ہین اور اپنا اپنی مقامات کو چھوڑ کر رہتی ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنی اپنی مقام پر جا ٹھہرتی ہین اور بہ ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس سے باعث اسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے فی سائل علی ہذا دوسری حواسون کی نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہو سکتا ہے دیکھو صفحہ ۲۱۹ — الکمہ پرکاش کا —

دفعہ ۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

ظاہر اسوجاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہوجاتے ہین اُس وقت اُنکو جو کوئی جگادیتا ہو اور وہ اپنی بیخودی سے جبر یہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش بر جان درویش ایسے ہی موقع کی مثل ہے پس ایسے موقع کا جگادینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص بسرور کو مغموم کردیتا ہے۔

دفعہ ٣ اسی جگادینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پریکھیت کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے۔

دفعہ ٤ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش اور نگار جو اسون کے تشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت رکھتا ہے حالت جگادینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگادینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بیدوان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی او فیض بخشی کا ایک ثمرہ ہے لہذا اس بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱ بید مین لکھا ہوا ہے اوم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اوتم ہین اور عوام صرف کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان کے درجے مین پہونچین۔

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے ۱ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے ۲ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ مرتبہ اعلیٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہوکر عرفان کا مرتبہ پاوے اور اسم بزرگ کی اجپا جاپ ہے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی تعریف اس اسم ٔعلی کی تمامی بید اور بیدانت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالامال ہے زیادہ لکھنا

آزمانا چاہے تو آزما کر دیکھ لے کہ عمل سے خود بخود معلوم ہو جاویگا اور جو بیان مختصر مین ہو سکے
بطول کرنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہے نہ شعر اور شاعری اور قراءت کے

[illegible] خاص امر یہ ہو کہ وہ تمامی اسماے [illegible] ہے اسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اسی کا ہے [illegible] ستیگ [illegible] در اصل بحرف [illegible] اور بجاے [illegible]
[illegible] نامون کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہ گرو) کی لفظون کو
اسم اعظم بتایا ہے الغرض [illegible] طبیعت رجوع ہونے کے واسطے ایک ذریعہ
[illegible] کر دیا ہے [illegible] منافع بھی بہت سے ہین [illegible] اور [illegible] شناس [illegible]
توجہ کامل نہین کرتا [illegible] جس شئے اور جس نام پر تشفی کرکے اپنا مفاد اور
صورت کامیابی [illegible] ہوگا [illegible] اس تشفی کا یہ شرف ہے کہ حاصل مقصود کو برابر [illegible]
[illegible] جیسا ہی اسکا تصور [illegible] ہو جاویگا ویسا ہی [illegible] اسکا ظہور مین آویگا
بشرطیکہ [illegible] مثل ہے [illegible] عمل [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ہے [illegible]
[illegible] فارسی [illegible] اعتقاد [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اپنے دل مین جگہ نہ دیوے جیسے کہ [illegible]
[illegible] خوف [illegible] آسی کیفیت کو قائم ہو جاتے ہین کہ
[illegible] کی حالت ہو [illegible]

[illegible] کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت [illegible]
اور [illegible] ہو کہ فلان دشمن تمھارا کسی عامل کی [illegible] کچھ ترکیب کرا کے تمھاری
[illegible] ضعیف القوہ [illegible] دل [illegible]
[illegible] شروع کریگا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی طبع مین
[illegible] عقیدہ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہے اس تصور مین عجب نہین ہے
[illegible] بشرطیکہ کوئی شخص [illegible] مخوف اسکو دلایا کرے
تا آنکہ اسکے اعتقاد مین [illegible] عقیدے مین فتور پڑ جاویگا نتیجہ [illegible] دیا ویگا

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس کسی چیز کا تشبیہ یا نسبتی کو کرا دوا نے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو بھگت پال پوتھی مین کہ صدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے توجہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہوگیا ہے — الغرض پرمیشر نے تشبیہ کو بڑی عزت اور درجہ اعلی بخشا ہے اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہے —

نمبر ۳ بیان اقسام سیدھی اور طرز حالات کا اسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات طلب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہے اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے مگر عقلا نے ان صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دوئی کے نہ اٹھنے کے باعث سے پیر نابالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سیدھین انکے حصول مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہین —

دفعہ ۲ پوتھی شکہ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہے اسکے ایکادش اسکندھ کے پندرھوین ادھیاے مین لکھا ہوا ہے کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہے آٹھ کلان اور دس خورد مفصلہ ذیل چار سیدھی اور ہین کہ جو صدہا مرتاض کو ریاضت کے نتیجے ہین پرمیشر عطا فرماتا ہے ان اٹھارہ دن کے طریقہ عمل کا لکھدینا اس خیر خواہ عوام ہنود پر ضرور ہے کیونکہ انکے حاصل کا ملنا متعلق بدھیان پر منحصر ہے —

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	صفت اپنی کو لڑکا بنا لیوے	پنچ عناصر مین گرمی اور سردی اور بھوک پیاس اور شیدا اور سختی نصیب دل اور شعور کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنا لیوے	پانچون بھوت اکا اور پانچون تت کا جو دھیان دھرے سیدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل پنکھے ہلکا بنا کر جہان چاہے اڑتا پھرے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے - ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا دے	چتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے - ایضاً
۵	ہزارون کوس کا حال بیٹھے ہوئے دیکھ لیوے	مہت نت روپ کا دھیان شرط ہے - ایضاً

۶	ہزاروں کوس کی باتیں سُنے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سدھی حاصل ہو۔
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگا لیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت میں رہیں۔	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً۔

آٹھ سدھی لکھی گئی باقی اور سدھیون کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل ہر جا دکھلایا جاوے گا
۹ جسم پر ضعیفی آنے نہیں پاتی ۱۰ جس جگہ طبیعت دوڑاوے طرفۃ العین میں پہونچ جاوے۔
۱۱۔ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بنا وے ۱۲۔ اپنی جان کو دوسرے کے بدن میں لیجاوے
۱۳ جب چاہے تب مرے ۱۴۔ جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش
ہو وہان جا کر عیش کرے۔ ۱۵۔ جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶۔ جسکو جو حکم دے
وہ بجا لاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل اور حال کا ہو جاوے ۱۷۔ دوسرے کی طبیعت
کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے
اور زہر جو بدن انسان کو چاہے تو اُسکے جسم میں زہر کا اثر ہونے نہ دیوے۔ یہ اٹھارہ سدھی
مشہور ہیں ۱۹ جہان چاہے پیدا ہو ۲۰ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱ جو کہے
راست ہو ۲۲ تب سدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت میں مرتاضون کے کچھ کسی کا خرچ
کارگر نہیں ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سدھیان باعث ریاضت کے مردان مرتاض کو
حاصل ہوتی ہین اور باقی سدھیین ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہین۔
دفعہ ۳ اجمالاً توصیف عمل سدھیون کی یہ ہے اور اد ہیا وندکورہ بالا میں درج ہے اہنکار روپ کا
دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش بیٹھے پرم آنند ہو جاتا ہے ۲۔ سیت روپ
پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہیں سکتا ۳۔ پرماتما کے دھیان سے دور کی
بات سُنائی دیتی ہے ۴۔ سورج روپی پرمیشر میں تصور قائم ہونے سے ہزارون کوس کی چیزین
دکھلائی دیتی ہین ۵۔ باسدیو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن میں جہان چاہے چلا جاوے۔
۶۔ جوگ ابھیاس کر کے اگن میں من لگانے سے اپنی شکل حسب دل خواہ تبدیل کرنے کی مقدرت
ہوتی ہے ۷۔ اہنکار میں آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم میں اپنی جان لیجانے
کی طاقت ہو جاتی ہے ۸۔ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹ سر پنچ عناصر

دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک دے سکتے ہین ۔ ۱۰ جو آدمی ہمیشہ آٹھون پہر
اپنی طبیعت مین ہر ایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے سمجھا کرے ضروری اور لازمی
اور شرطیہ ہے کہ سب کام اُسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور بہتر ہو اور کسی امر مین زوال نہ آوے
اور ہر دل عزیز قرار پاوے ۔

دفعہ ۴ جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہے اور ہر
فعل کا فاعل سمجھتا اور کل شے مین اُسکو محیط جانتا ہے اُسکے سامنے بائیسون سدہی ہاتھ جوڑ کر
کھڑی رہتی ہے ۔

دفعہ ۵ پس انسان کو لازم ہے کہ آتما کا دھیان چھوڑ کر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جب تک
اور دنیا کے تماشاے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اتنی عمر اُسکی ضایع اور
بلاحساب رائگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگا کر اپنی خودی سے گذر کر منزل بیخودی کا
مسافر ہوئیگا اُس دم سے شمار اُسکی زندگی کی ہوویگی ۔ اے برادران ہند آتما نے بہت سے مقام
نصائح اور وعظ فرمایا ہے کہ پنبہ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب اپنے دل کو رجوع کر
وہ درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل اور اعلی قرار پا ؤ یا ایںہمہ حضرات غافل اور نیم عاقل کو جو ضلالت سے بے بہرہ
نہ آکر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہو کر ایسے بیخبر اور متوالے خواب غفلت مین سو رہے ہین کہ خوف
ملک الموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اُنکے گوشہ دل سے نکل کے مانند روح حیوانی کے
سیاحی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سے اے حضرات ہند ہوش مین آکر عاقبت اندیشی
سے شرف سعادت کونین حصول مین در لاؤ اور لہو و لعبی اور بیفائدہ کامون مین اوقات عزیز کو
ضایع نہ کرو ۔ کیونکہ خویش وضعی اور محبت فرزند اور زن یا الفت والدین یا اُنس خوبان روزگار
مانع آتما شناسی ہین ۔

دفعہ ۶ راقم کو بجز تحریر نصائح اور کچھ سود نہین ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقارخانہ
مین طوطی کی آواز کو کون سنتا ہے فاما چونکہ اس فقیر کا خمیر خلق رفاہ گمراہان خلائق ہے لہذا ضروری
سمجھا گیا کہ اپنی جانب سے وعظ اور نصائح کے جو مدارج ہین اور اس برن پنجم کا لیست جو سب
برنون کا خمیر اور سب برن مثل دانہ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہے کہ دیہے اور لکھدیے جاوین

چونکہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب بلکہ اسی چاپلوسی اور خوشامد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند میں سے طریقہ بید دانی کا مفقود ہوتا جاتا ہے اور گمراہی کا سامان موجود ہوا آتا ہے تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا سارے ہفت اقلیم میں پہلے سب ہندو تھے اور ہر شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علموں کے حصول سے متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات برہمنوں نے بید خوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت ملحوظ رکھی اسی دم سے علم اور عمل ہند سے اٹھا اور دوسرے ملک والوں نے لوٹ لیا اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بے عقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گوبر گنیش جو اب تک مفتخر بننے سے باز نہیں آتے غارت گئے اور اسی علم چھپا لینے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزاروں ہندو مسلمان اور کرسٹان ہو گئے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوؤں کو اپنے اصول مذہب سے واقفکاری ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیوں قبول کرتے خیر ہرچہ گذشت بماضی پیوست یہ خون انھیں حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھوں نے علموں کو مثل پارچہ حیض کے چھپانا جائز رکھا پرمیشر زندہ رکھے جناب منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری زاد لطفہ کو جنھوں نے شیوہ شجاعانہ [illegible] سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزاروں روپیے صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھا [illegible] اور گیان پرکاش جو ترجمہ ہر چہار بید اور جوگ بششٹ اور سری کرشن گیتا کے ہیں ترجمہ کر کے چھپایا ہے ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے ہند میں بہت سے امیر اور مالدار ہیں مگر کسی کی توفیق نہیں ہوئی کہ ان کتابوں کا چھوٹا جلد چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہیں تقسیم کر دیں یا انکی ایسی اعانت یا دستگیری کریں کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی امانت پاویں

کسے شنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

نمبر ۱۵ بیان ماحصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیان اس بات کا کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

دائم ہیچ غور اور تلاش کے دریا میں غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہو جاتا ہی آخر اپنی غواصی میں پہلے صدف ہاے گوہر پیسیدہون کے ہاتھہ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل بتلاکے اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو مین کرتے اور کوربا طن ہونے کا اعزاز خود جمع کرتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور الٰہی یعنی دھیان کامل پر تمامکے مستغرق اور مستقل مرتبہ استغراق کو پہونچ جاوینگے اسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہو جاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب تصحیح اور راست ہو جانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اُسکو سچ کر دیویگا یہ شرح راست گوئی کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہی دیکھو۔

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہو جاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہو گیا رہتا ہی پس جب کسی امر کا دریافت انکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینہ دل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر حاوی ہر مقام اور ہر مقام اُسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہے بلا تامل انکو امر مستفسرہ با غور کرنے وہ اس طرح پر آئینہ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا ہمراہ اُنکے ہین اور حرکات اور سکنات وہان کے روبرو ہو جاتے ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہے بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ اپنے دیکھا کرتے ہین اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طاش اور گنجفہ کے ابتر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اُسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اُسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات کی دل مین داخل ہو جاوین اور انکو تخیل محسوسات سے سر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو تخیل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان پرماتما میں ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر حیرت انگیز کو نہایت غور سے معائنہ کرکے ایسی مشاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہو کر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ

شعر کر تو ایسی محنت اے ناداں دل + تا شوے آخرش تو پاکل +

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنی اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز عجیب کو صاف صاف کہا گیا یا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک اس بات کی ہے کہ فرشتے نورانی ہوتے ہیں اور انسان مجموعہ آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہے اور وہ کون طریقہ ہے کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہوئے کہ جنکی روایت آج تک مشہور ہے اور وہ درجہ کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ علیحدہ بیان جدا گانہ لکھتا ہوں شعر خوشتر آن باشد کہ راز دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوائے افعالی اور ۵ پران اور ۱ دل جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن میں موجود ہیں ظاہر ہے یہ مکت حاصل نہیں ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہے

دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤں کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہے آخر سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر میں ملجاتا ہے اسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہے جس سبب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہیں اور اس سے تعلق رکھتی ہیں اور آخر میں اسی میں سما جاتی ہیں —

دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اسمیں سما جاتی ہیں اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہیں رہتا ہے تب وہ پرش کہلاتا ہے وجہ یہ ہے کہ آتما میں یہ ہو جاتے ہیں اور جب یہ ۱۶ کلا ظاہر ہوتی ہیں جسم کہلاتا ہے غرض کہ صورت سے بے زوال اور آزاد جولہ گرفتاری سے ہوتا ہے —

دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ دیکھتا ہے وہ ۱۶ کلا کے اندر ہے اور سرگن کہلاتا ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ نرگن ہے اور یہ جو مفہوم نہیں ہے وہ نہ دکھلائی دیتی ہیں کیونکہ جسمیں وہ نہیں تا وہ موجود اور موسوم نہوا اور

وہ دونوں سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی دو وہ نہین ہی۔

دفعہ ۵۔ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اور جو نفی اور اثبات کلا اور آنکے شمار سے درگذر ہے وہ آتما ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ کتاب الکھ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۲ اپ گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

اپ گیان ایسی عمدہ شئے ہے کہ جسکے علما اور متقین سے سرفر و اشرا اولیاؤن کے زمرے مین گنا جاتا ہے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خدا ہو جاوے واضح ہو کہ انکا نہایت خوش ہوکے اپنے پیرکارون کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقہ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہی فرماتا ہی

دفعہ ۱۔ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا اور عقبی سے آزاد ہوکر عرفان کے گھوڑے سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۔ اس طریقے کے پیروکارون کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاسنا بمعنی عشق یعنی ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳۔ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کرکے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتبات سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴۔ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات انکی نظرون مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا انکے دل سے اٹھ گیا رہتا ہے اور جلوہ نور پرماتما انکے دل مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے۔

دفعہ ۵ - کسی طرحکا گنہگار اور سراپا عصیان سے بھرا ہوا ہو جب عرفان کے درجہ پر پہونچے گا آتش سوزان عرفان اُسکے قصورات کے خرمن کو اس جلدی سے جلا کر پاک وصاف کردیتی ہی کہ جیسے سنار پیلے سونے کو جلا کے زر خالص بنا دیتا ہی اور جب زر خالص ہوئے گا بے بہا ہو جائے گا -

دفعہ ۶ - عارف کو تمنائے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور التجا حشمت او شوکت کچھ نہین رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سے عرفان کر دیتی ہی -

دفعہ ۷ - ہر چند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک ان نعمتون کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپایدار سمجھتا ہی اور اپنی خواہش کو اُنکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ بنیاد خواہش متعلق حواس ہے اور عارف حواسون کا ضابطہ ہوتا ہی اور یکسانیان ایسی عمدہ شئے ہی کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہے -

دفعہ ۸ - کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع اور مناسب ہی جب تک خودی معدوم نہو کرم کو کرتے رہنا چاہیے اور جبکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہے وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی اُسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنیکی باقی نہین رہتی -

دفعہ ۹ - جو کہ کرم جوگ کرتا ہے وہ صافی دل ہو کر اپنے جسم اور حواس پر قادر ہو جاتا ہی پھر پرماتما اُسپر دیال ہو کر اُسکے ناقص اعمال کو حساب سے منہا کر دیتا ہی یہ بھی بیان ویسا ہی ہی کہ جیسے تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶ -

دفعہ ۱۰ - برہم کا جاننے والا یعنی یکسانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہے مگر اپنے کو فاعل کسی فعل کا نہین سمجھتا بدین وجہ اُسکے افعال قبیحہ اُسکو گنہگار نہین کر سکتے ماسوا اسکے افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے اور نہ کرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہے اور دنیا مین ایسے لوگ اپنے مسکن آبائی مین رہتے ہین مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اُن پر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتی ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتے پر نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین -

دفعہ ۱۱ - عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر کے اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے ملتا ہے اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے -

دفعہ ۱۲ - یگیان سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا یگیانی کسی کا محتاج نہیں رہتا اپنے آتما کے دھیان مین مست رہتا ہے جس محویت کی وجہ سے صاحب نعمائے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے -

نمبر ۸ بیان شناخت یگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم مقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ - عارف کو لازم ہے کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اسکا فاعل سمجھے اور اُسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہے -

دفعہ ۲ - نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا برضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اُسپر شاکر رہنا بقول ہر چہ آمد پیش بگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہو جاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے لیے ہزاروں فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین یگیان اور عرفان ہے -

دفعہ ۳ - حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل النفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع بنے رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے -

دفعہ ۴ - عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دل کو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے -

دفعہ ۵ - ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنی بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے -

دفعہ ۶ - اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور پھر اولاد تولید اور

تناسل یعنا جو کی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر ضرورت بھی جو خود بخود باستثناے تمام اور استدعاے
کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور حواس کے
کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دنیوی کرتا رہے اس طرح کا کھانا اور حسب طرز بالا مباشرت کرنا
داخل حساب زیادتی گناہ یعنی جو مجموعہ فرضی نہین ہی پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی عارفون کے حق مین ایک
آتش سوزان ریاضت ہی فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھدیا گیا ہی وہ ایسے دھوکے کی
بات ہی کہ عقلمندان درجہ اعلےٰ کے لیے نہایت صاف اور پاک ہی اور جاہلون کے واسطے مخزن
آتشک اور سوزاک ہی اور اُس سے گذر کر لفظ جہلا مذہب کا ہی یا دار ثانی مستورات کے چھوڑے
اور بدفعلون کی ناک ہے زیادہ تشریح اعلیٰ مقصود کی صرف تنبیہاً نہیں کیا اور عقلا کے نہین کی گئی
اور جس امر کو حکماے سابق نے فرض پہ امتیازی جہلا سے لفظاً گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اسکو
مصلحتاً فقیر نے ظاہر نہین کیا اسکے سمجھنے کے واسطے عقل سلیم درکار اور تفکر سنا ضرور ہے —

دفعہ — حواس ظاہری اور باطنی اور قواے انسانی مصدر ہر فعل کے ہین جیسا یہ لذات
محسوسات کی طرح مائل ہوتی ہین آتا ہے تا فعل کرتی ہین پس لازم عرفان ہے کہ حواسون کو
ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور باطنی سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنے والے گیان یعنے
عقل اور بیگیان یعنی عرفان سے یہی حواس نا مستقل (؟)

دفعہ — اگرچہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مردون کی استدعا سے ضروری ہے کہ اپنے جسم کو نہ چھوڑے
جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال کو خواہ مخواہ پیش لاوے یا کوئی مستورات طالب الشہوت التجاے مباشرت
پیش لاوے بلا تامل اُسکی خاطر داری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائل ان ضرور ہے کسی قسم کی ہو کچھ گناہ
نہین ہے کیونکہ منظور رضاے الٰہی اور خاطر داری ایک سائل محتاج کے فعل کیا گیا ہان جب خود
مرتکب اور خواہش اور مستی سے مباشرت ہوگا داخل جرم اور اشتعال ہے الحاصل اس طرح کے
فعل کرنے والون کا نام بڑا انکاری ہے کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بے انصافی
اور گناہ مفروضہ ہے اب شائقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہون کہ جو سری کرشن گیتا مین درج ہے

مختصر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیون سے فرمایا کہ تم لوگ دریاسا
رکھیشر کی ضیافت کرو اور جتنا جوش پر ہے تم سب اُس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا نہ (؟)

تو تم تمام ہو جاؤ چنانچہ جب گوپیاں گھر گئیں اور جمنا انکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئیں اور سولہ ہزار تھال جو نوع بنوع کی غذاؤں سے پر تھا پیش کرکے ستہ جی انکی خورش کی ہوئیں الغرض بابا نے بالکل کھا لیا اور کچھ نہ چھوڑا اور جب گوپیاں پار اتر آئی تھیں پھر طغیانی جمنا جیوں کی تیوں ہو گئی تھی تب گوپیوں نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اتریں انہوں نے کہا کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دربا ساد و بہا کی خورش سے بھوکا ہوں تو تم مانند گور است شدہ چنانچہ اسی کلام کے کہنے سے جمنا میں قابل آمد و رفت رستہ ہو گیا اور گوپیاں اتر آئیں سب باخود ہا نہایت متعجب ہوئیں کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کرشن جی باوجود جوڑا ہونے کے سولہ ہزار سکھیوں کے اچھوتا مشہور کہلاتے ہیں اور دربا سا باوجود خورش تھال کے [illegible] موسوم ہیں جب فرماو ہم نے انکے دلوں کو نہایت [illegible] سری کرشن جی کی قدمبوسی سے سرفراز ہو کر اپنے راز دل کو ظاہر کیں جناب معلی موصوف نے اپنی زبان مبارک سے اس طرح پر فرمایا کہ تم سب کو کسی شک [illegible] عوام خلائق کا خوف ہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگوں کے ساتھ کچھ نہیں کرتے اور جب ہمیشہ تم لوگوں کا ہوئی ہے [illegible] رفع کر دیتا ہوں [illegible] دیکھو دربا سا [illegible] کھاتی ہیں اور سولہ ہزار تھال کی [illegible] اپنی خوشی سے نہیں کھایا فقط پس سمجھو کہ شخص [illegible] خود کوئی [illegible] ہو سکتا سعدی کا قول ہے شعر چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند دیگر تو ہم [illegible] امیدوار پس امید [illegible] بر آریم —

نمبر ۱۹ اتارک اللہ نیائی کی توضیح جو شخص دنیا داروں کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لائق عمل و شنید ہے

دفعہ — جب تک کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے سیر ہو ترک کرنا افعال کا اوسے دشوار ہو گا پس کمال سے محروم رہیگا —

دفعہ ۲ — اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کند ذہن اور سپیر نابالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بھی روکے اور قواے افعالی سے بے غرض نفسانی فعل کرے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے —

دفعہ ۳ — جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہیں وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہیں اور جو فاعل نیک افعالی ہے وہ برہم سے لین ہونے کے قابل ہے —

دفعہ ۴ — جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور نا واقفان زمانہ جنگل ورزی بتلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے —

دفعہ ۵ — بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہے لیکن اون فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہے شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمناے نتائج اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع نرہے گا وہ وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کے واسطے سا کے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے سے دست کش نرہے گا —

دفعہ ۶ — جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی آفت بھی نہین لیس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مفہوم رکھے گا نکث کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً ازراہ سہو کوئی خطا بھی ہوجاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کردیتا ہے —

دفعہ ۷ — جو جہلا اور جہنا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو سمجھو کہ وے اسیر کمند مایا ہوکر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

بہت ہی دور پڑے ہوے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کی کرتے رہتے ہین۔

دفعہ ۸ - تیاگی کی یہین صفت ہے کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر بخوشی و خرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا رہے اور جڑہ اور لاواسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے گھر سے کی امید پر نوع بنوع کی شکلین بنائے گھومتے ہین وے محض بے علم اور بے عقل اور پورانے زمانے کے پیر نابالغون کے مقلد ہین اُنکی شان مین زیادہ لکھنا محض فضول ہے اونکی توصیفات جسکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی چھٹی موج مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہے تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہو جاوے اور جو اُسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ۲ - آتم بد ہے کسی ہند مین نہین رہتا بس تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہو اوسکے واسطے وسے کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین۔

دفعہ ۹ - جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اُسکو لازم ہی کہ خلوت مین بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے۔

دفعہ ۱۰ - ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب اور فراز نہو سبز گھاس کو بچھاوے اور اُسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنون کو توجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہے فقرائے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے شائقینون کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱ - جو آتما کا طالب ہو اُسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہو کر اپنا تابع بناوے پھر پیشتر کے دھیان مین اپنا دل برجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان مین اثر ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل مین ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنے غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

دفعہ ۱۲ ۔ جب انسان اپنے پرماتما مین خوب محو ہو جاوے اور اُسکے سامنے جو کوئی حرکت کسی قسم کی کرے اور اُسکو اصلا امتیاز اور خبر اُسکی نہو اور مستغرق تصور پرماتما بدرجہ کامل ہو گیا ہو کہ جسکا مترادف فنا فی اللہ ہے پس وہی حالت استغراق کامل سے موسوم ہے چنانچہ اہل تصوف اس رمز کو خوب جانتے ہین اور بحالت استغراق خوب لطف اوٹھاتے ہین ایک شاعر نے کہا ہے شعر پیش مردن میرا سے نیکو سیر ÷ جان بجانان وہ زحال خود گذر ÷ دیگر جان بجانان وہ دگر نہ از تو ستاند اجل ÷ خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو +

نمبر ۲ توضیح طریقہ حصول سلیقہ برمہ گیانی کہ جسکے حلول سے انسان فرشتہ تمثال ہو جاتا ہے

دفعہ ۱ ۔ حکم شیو فرماندہ ہے کہ برہمہ گیانی وہ ہے کہ حقیقت نفس ناطقہ اور روح اور طبیعت کو جو مترادف بالمعنی ہین پہچانے اور تصفیہ قلب سے اُسکی کیفیت اصلی کو سمجھے اس تدریج سے اسکے دل مین گیان کی روشنی ہو جاویگی اور رودہ رگن اور تموگن اور ستوگن کے دام سے نکل کر باہر ہو جاویگا اور یہ تینون گن جو مقتضائے بشری اور لازمہ جسمانی ہین اُنکی حرکات پر کچھہ التفات نکرے رنج اور راحت اور خوب اور زشت اور نکوہ اور ستودہ اور نیک و بد کو مساوی سمجھے گا اور اور کوئی تعظیم یا تحقیر اُسکی کرے یکسان تصور کریگا اور دوست و دشمن کو برابر جانیگا اور کسی سے الفت یا نفرت نکریگا پس وہ تمامی قیود سے آزاد رہیگا کیونکہ وہ شخص دنیا سے دون سے بے تعلق اور اُسکے کارخانے سے دامن افشاندہ ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قوی جو رکھتا ہو قطع کرے کیونکہ یہ مقتضائے پست ہمتی کا ہے اور لائق شان اولوالعزمی یہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنے کرمون کو ترک کر دیوے اور سمجھے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ اسکا تمام اسباب فانی ہین فقط آتما کی صنعت اور مصنوع ہے کیونکہ آتما جو جدا وحدانی ہے اُسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکورہ سے درکار نہین ہے فقط گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے اور عشق پرماتما کے رکھنے سے وہ خود عاشق ہو جاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ گیانی اُس چیز کو جو نام اور نشان اور رنگ و بو رکھتا ہے فانی سمجھ کر اُسکو پیار نہین کرتا

اور اوس سے جون وچرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہے ہر شے مین موجود دیکھتا ہے یعنی عوام جسکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُنکو نادان اور بیوقوف سمجھتا ہے اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ نمبری ۱۶ کا۔

دفعہ ۴ ۔ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرے اُنکو فانی تصور کرے اور اسکو نہ خوف دوزخ ہے نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا۔

دفعہ ۵ ۔ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دھیان کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت دوزخ سے ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ دیوے اور الیشر کو واحد سمجھے اور قیل و قال سے منزہ ہوجاوے

شعر دلیوان اسیر آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے ۔

دفعہ ۶ ۔ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ان تینون سے جدا ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اودیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بیباک ہو کر سب کو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود بصورت کل عالم کے ہوجاتا ہے ۔

دفعہ ۸ — جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برہم گیانی ہے۔

نمبر ۱۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا۔

دفعہ ۱ — پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اور اسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہے یعنی ایکا حقہ محو ذات الطف ہوا رہتا ہے شنتر اور جنتر اور منتر اور جپ اور تپ اور دھیان اور دھارنا کچھ اُسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس کو بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات وتاتری جی کا کردہ یا پہلا لوازمات اوپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے۔

دفعہ ۲ — پرم ہنس کو ضرور نہین ہے کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنی جس جگہ رات ہو جاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کر لیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا موسوم محبت آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی اُنکی لذات کی ترک کرے اور ضابط حواس ظاہری اور باطنی کا ہووے اور بیم اور رجا دارین کو دور کرے۔

دفعہ ۳ — جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایہ مین اپنا قیام کر لیا کرے۔

دفعہ ۴ — گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اُسکی تعظیم نہ کرے عند الطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش ہو اور اگر کوئی کچھ نہ دے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے۔

دفعہ ۵ — گوشت اور شہد سنناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوائے اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے۔

دفعہ ۶ ۔ جو تکلیف اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش بھی
نکرے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نرکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کر دیا چوٹی اور جنیو کہ جو اوس کے
واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ اور
زبان بند کر کے مستغرق دھیان پرماتما کا ہو جاتا ہے دیکھو یار ہوین ادھیاے اپکا ونشد
اسکند یا کھیا سا گر کا اخیر ـ

دفعہ ۷ ۔ پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہو کے آتما سے شغل کر کے اپنے
ہی مین آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہو جاتا ہے پس
اپنے کو برہم سمجھتا ہے ـ

دفعہ ۸ ۔ اس دفعہ مین طریقہ اوائل یعنے آغاز اختیار اس پرم ہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی
آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدہ بے بصر کو بصیرت بخشتا ہون پہلے چاہیے کہ دنیا داری کی تمام لذات حاصل کرے
اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عامل ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے اعمال
کے کرے اور جب گیان اور اسکا علم الیقین اس سے درست ہو جاوے حق الیقین حاصل کرے اور بعد گیان ہونے
کے جب ہر ایک ہنر اور کمالات آئینہ عقلا سے سابق سے آگاہ ہو جاوے تب افعال حسنہ کو
چھوڑ کے شغل جو اون کے گذران ناکرے اور ترک وضعداری یہان تک کرے کہ کوئی پارچہ یا پوشاک
وضعداری اپنی پاس نرکھے صرف ایک لنگوٹہ واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت
بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوئے سے ملجاوین اونکو گودڑی بنا کے رفع سرما کیا کرے
یہ مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت
اور سردی اور گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے
تمنے قصہ گرم دیوان کا سنا ہوگا کہ جنکی پیٹھ پر بہت سے فقرا نے کچا آٹا رکھکر روٹی بنا کے
کھا لیا تھا پس جب ایسا گرم ہوا اسکو تکلیف سرما کیا ستا سکتی ہے ۲ ایسی صفت کے
موصوف کو ایسے امر کا دھیان یعنے فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم کو
مردار سمجھکر اُسکی محبت اور پرورش مین بھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس
جسم کو معرفت کی آگ سے جلا دیا ہے اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے داہ و کرم کے واسطے وقت

نوع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیے کہ جو شک اور شبہ مین پھنسے ہین اور جو دوار کا مین جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہین اور دوسرے جو کاشی کرونٹ لینے کو بنارس جاتے ہین یہ ادنے سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیر اس کا قصہ اور یہ دوہا اونکا مشہور ہے ؂ دھیان برھم ہردے دھرے گھر تجے سریر ؂ اپنا سی کے گود مین بیہرین داس کبیر ؂

نمبر ۲ مجذوب کے عنوان کی ضیافت کہ جس درجہ مین بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلی ہے اس درجہ کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور نقش بر آب کے تصور کرتا ہے اور ہر شے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد سمجھتا اور کسیکی مدح اور ذم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے خالق کے دھیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے اور جو کچھ اوسکی نظرون مین گذرتا ہے نور پرماتما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین الست ہو پڑا رہتا ہے ــ

وقفہ ۲ ــ اس طریقے کے پیر کو چاہیے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے اور بلا خیال درجہ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا مخزن بنجاوے اور دنیا سے دل مین موج ہراس اور وسواس کو اٹھنے نہ دیوے اور کسی شے کا مطلق خیال باقی نرکھے اور تمامی تردداتِ محسوسات کو نیست اور نابود کر ڈالے اور زندہ در قفس اسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل اگھوریون کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسرون کو اوسکی ہدایت کر بدنامیان سر پر اوٹھاوے اور کنھیارام کے گھر کا نام ہنساوے اور باباشیوارام کے ٹھاکرجی کی جے نامرت کا لذت کہ جس کنھیارام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکے ملعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لن ترانی

اور نفسانی اور لذات زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اونپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پر پاتا کا پیکر اوسی سرور مین مسرور رہتے ہین اور ہر دم فنا فی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار رہا کرتے ہین تشریح ایک فرشتے کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پرمیشر کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے اور بوڑھی عورتین جو کسی مذہب کی مقید نہین ہین واصل پرماتما ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اُسکے دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئی ہے جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمہارا رفع ہو جاویگا چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی ڈاڑھی لیے وضو کرکے چلا چلا کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اُسنے پہلے نمازی بنجبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آج تک نہ ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھوکھا قطار ہاتھیون کی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی باہر نکالدے فقط اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا ہے کسی کو آج تک نہ علم ہوا اور نہ ہوئیگا ہے [illegible] والے اور ہر شخص بے خبر پابند رسومات آباے اپنے ناقص پھندے سے ہین پھنسے ہین کہ جس سے نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو رفع کر اور اپنا رستہ لے ۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور بیخود عشق حقیقی ہو وے گا اور از خود خود رفتہ ہو جاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا ۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے ہر دو مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

دفعہ ۔ بیوقوفان روزگار اور بے علمان ناتجربہ کار ریاضت کبھی بیروکاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن و بچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی
پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کوچے
مین قدم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر بھی دکھلاتے ہین کہ اکثر لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے
پتے کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ
کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کرو تب اس راہ کو اختیار کرو اور
حضرات خوانندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خدا خواہی و ہم دنیا ے دون ٭
این خیال ست و محال ست و جنون ٭ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلائق اور دنیا و دون
خواہشن چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے
علیحدگی خلائق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور ہمیشہ کو چاہنا بیشک شع ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض
قایل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چھوڑ دو دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑکر کیا آسمان پر رہیگا
جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکالتا ہے شعر دل ہے تیرا ایک اسمین اے حزین ٭ الفتین دو دو سما
سکتی نہین ٭ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نرہیگا تب دل صاف ہو جاویگا اور
جب دل صاف ہو جاویگا نور پرماتما جو اس مین پر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو
مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجھو پس عنان اشہب دل باختیار
آتما ہے۔

وصف ۲ مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ برہم شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کردینا
یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہو جاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نرہیگی جب دوئی دور
ہو جاویگی قربت پرماتما قریب ہو جاویگی اور نہایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین
رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نوا اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی
آسایش چھوڑکر نہ ہو کیونکہ بھوک ایسی شے ہے کہ ہر شخص کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت
میرے حسب طریقہ جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگیگی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مار کے
غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہوگے رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تمسے مین پوچھتا
ہون کہ جب پرماتما نے تمہارے گھر سب سامان عیش موجود کردیا اور اوسکو چھوڑکر پھر بار عظیم اوسپر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع منحصر ہی یہ طریقہ صرف پرہمنون کے لیے موضوع ہی دنیا دار کے واسطے نہین دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اُنھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دار السلطنت مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہوگئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے بالون کا چھوڑنا اشتہاری اور مجبورون کا کام ہی مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سراے مین مسافر پس بیگانہ وار تعلقات سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز واجبی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہی وہ یہ ہین

۱ جہالت ۲ عدم توجہی پرورشِ جسم پر ایسی کہ جس سے کوئی عضو بیکار ہوجاوے اور غیرون کی مدد واقعی ہوسکے ۳ خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب بیانی ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ نسیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغابازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے انسی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خودمطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خواہشا کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورتہا بے بغیر مفہوم غلت نمائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش نہونا اپنی خوبصورتی اور حسن اور ملاحت پر۔

دفعہ ۳ ۔ عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوکھ اور پیاس اور مباشرت بحالت قوت ؛ صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہی کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال اور حسب استعداد صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور حظ منجانب خود

دفعہ ۴ ۔ مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دنیا اور راست گوئی اور شیرین زبانی اور سخن معقول کہنا اور بید دُنکا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دلکو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا ملوثات دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہی یہ سب افعال حمیدہ سیکھے۔

نمبر ۴۲ بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف

دفعہ ۱ - بھگت کو لازم ہی کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنے وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو ہم دوتیو ناست اور اُسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اُسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھور روپی سمندر سے پار اوتر جائیگا -

دفعہ ۲ - جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اُسکی کیا چیز ہی کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرماتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہی مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اُسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور مقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ رد بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گروا اور سیلھی پہنے اور قسم بقسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون اُنکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ اُن سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون بتامل دیکھکر اُنکے شکم بھرنے کے انداز سے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہو جاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ بالکل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہی کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بن جاوے -

دفعہ ۳ - شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز و انکساری مختص بھی اُنکے لیے موضوع ہی -

دفعہ ۴ ۔ بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو میں رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبوں کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نکرنا اور اپنے عزیز اور اقارب کی خاطرداری سے نا انصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما کر سے نکرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغاباز اور مفسد اور عیاش اور قمارباز اور کبوتر باز اور دیگر بد وضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا میں سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشوں سے زر حاصل کر کے واجبی اور ضروری مصارف میں صرف کرے اور عیش اور آرام سے زن اور بچہ میں اپنی اوقات کو پرمیشر کے انتظام قائم رکھنے کے لیے بتوکل پرمیشر قطع کرے اور پرماتما جن کی جانب نرگن برمھ کا دھیان چھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان اہل فریب کے سخنان مرغوب اور مخوف کو نہ سنے کیونکہ اُنکے بزرگوں نے بہت سے اشلوک صدہا پشتکوں میں جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہیں کہ جہلا پر کیا او حصر (؟) اسی ذریعے سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتی ہیں ۔

دفعہ ایضًا ۔ بھگت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ بھور روپی سنسار کی گتی اوسپر بیاپان نہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہو پس جو ان صفتوں سے موصوف ہو بھگت کہلاتے خالی نرکال اشنان وچھاپا لگانے اور سرخ و سفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات میں مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہیں پہونچتا ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ اپنے گھر میں اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہے شعر دنیا میں رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ٭ عین سلطنت میں گدا ہو تو جانیے ٭ خوبان کم سخنوں پہ سبھی ہوتے ہیں فدا ٭ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ٭ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہیں ۔

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ ۔ بہت مشکل ہے کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور بمشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیا جاتا ہی کہ جہلا در جۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہی۔

دفعہ ۲ ۔ جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے شنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہا کرتا ہی وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے یا کہ اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرور جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہی کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن اور بچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہی اور زن اور زمین اور زر کے اسباب کو منتہا ے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہی پس جو فعل کرتا ہی بمراد زیادہ ہونے اور قائم رہنے اُن اشیاؤن کے کرتا ہی اور نتیجون کا توقع رکھتا ہی۔

دفعہ ۳ ۔ نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہی کہ جسم آدمی کا شہر برہم سینے برہم پوری ہی اور عقل سے اُس مین روشنی ہی اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہی وہ خاص محل آتما کا ہی و متحرک کرنیوالا اور صاحب حکومت ہی اُس سے محبت کرا اور بشک نتائج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برہم غیر مقید ہی۔

دفعہ ۴ ۔ جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پر ماتما اختیار کرے وہ برہم کو یاد اور وہ گیان سے پایا جاتا ہی ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہی اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہی۔

دفعہ ۵ ۔ دل عجیب لطیف ہی یعنے اُسکی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہی کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمام دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔

دفعہ ۶ ۔ جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کرکے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور اُنکی خود رفتگی کا عمدہ جز دین جاوے اور رے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۶ ۔ چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہی اور یک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جاوے نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بششٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود یعنے کتب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے اُنکے جو بحر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اُسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیون کے مقابلے مین اِن سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے ۔

دفعہ ۷ ۔ جب آدمی کو اشتغال دنیوی سے فرصت ہو تخلیص رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے برھ سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر آج سے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب سمجھکر جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا بر آئندہ کرنا چاہیے کہ جسکو زمانے کے عاقل پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہا ے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہی وہ مضرت اُٹھاتا ہی اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہی وہ منتفع ہوتا ہی ہندی مثل ہی اگر سوچے سدا سکھی ۔

دفعہ ۸ ۔ اب توضیح کیجاتی ہی کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہی پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہی کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہوا اقدام کرے اور پرمیشر کا دھیان دھر کر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کردیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہی اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہی کہ بلا خیال انتہا ے کسی فعل کے اُسکا آغاز کردے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دائم بلا ہو جاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہی کہ جو برہم کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی لیاقت سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہی فاعل نہ سمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور مشکل رہائی کہ ہر او برہم شناسی سے ہی نہ جانتا ہو کاش جانتا بھی ہو تو اُس طرف

دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہی بلا تکلف جاہل اس ترکیب سے عاقل ہو جاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہی اور جو غایت مرتبہ کا جاہل ہی اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہی۔

نمبر ۲۶ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہی

دفعہ ۱ ۔ راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہو جاوین ہر چند عقلا حسب راے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر جہلا بخیال اصلی رمز کے حیوانون کیطرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاستروں مین ظاہر کیا ہی وے بالکل شیشہ پر طاق ہو جاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق ست و مرد مان مستند۔

دفعہ ۲ ۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہی وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہی بدین دلیل وہ آتما سے وصل ہو گیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہی وشن اور مہیش اور برہما بھی اپنے کو جانتا ہی اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہی کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کردیے ہین تاکہ عوام جبتک او دیا مین پھنسا رہیگا خوش قرینگی سے دنیا مین بسر کریگا۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہی ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی ویسا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھو پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش برآب مثل خیال اور تماشاے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین منشی بدائع نگار عذب البیان و رطب اللسان رہی۔

دفعہ ۳ ۔ یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور باطن سب کا پیدا کرنے والا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین محلول ہی اُسکے پانے اور ملنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہی تم خوب سمجھو کر کوئی دیوتا یا رکھیشر شدی یا پیغمبر یا اولیا فناشدہ اختیار نہین رکھتا ہی کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہی وہ کب موجود ہو سکتا ہی اور جب موجود مجسم نہین ہو سکتا تو اسکی رہبری کی کیا امید ہی اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اُسے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہی عقل کا دشمن ہی اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہی ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدین نظر حواسون کو ضبط کرنا اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہی اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہی وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہی جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہی اور کسی قدر بیان نمبری ۱۸ دفعہ ۱۵ اور ۱۹ بھی اس بیان سے متعلق ہی۔

دفعہ ۴۔ حالت عمل مراتبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا اناہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب مین دیکھے کسی سے ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محرومی ہو جاویگی۔

نمبر ۲۷ بیان اُٹھ جانے پردۂ غفلت انتشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہی انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہی اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجائے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو بہ درجہ اعلے ہی مگر یہ مجاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہین ہی اور اس کتاب مین بالکل منشاے بیان اور فیض رسانی عوام کے ہی لہذا وہ ترکیب بیان کی جاتی ہی کہ ہر شخص کے لئے دل سے پردۂ غفلت اُٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اُسکے ہردے مین تابان اور درخشان بنا رہے اور انتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہی۔

دفعہ ۱۔ دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے زاں بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین مہارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اُسکی نیند کھل جاویگی اور ہر روز اخود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴۳ کے دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہی دیکھ لو کاش خلاف منشاے اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات

کو کھانیکی یہ بابط وعادت ہو الیگا کسی طرح پہ یہ پردۂ غفلت اُسکے تہ دل سے نہ اُٹھیگا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہی جسکو شوق ہو آزمالیوے —

دفعہ ۲ — راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے ہرپیشہ کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش منا سبانہ کردیتا ہی کہ آے نا فلان غفلت شعار غفلت اور گمراہت کو چھوڑکر یہ علم پڑہو تا کہ تم اُس مین لینا حاصل کرو اور دنیا مین آنا کے اپنی عمر عزیز کو کہ مثل پانی تہ پل کے بہی جاتی ہی ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور یہ پیشہ جو تمکو عزیز ہی سمجھے اور یہ تہ غفلت جو تمھارے چہرہ پہ پڑا ہی باد صبا رگیان سے اُڑ جاوے —

دفعہ — نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی لقمۂ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنیکا قصد نرکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا اوکی عقل کا اندھا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلا تامل صرف کرڈالے اپنے مصرف کے لیے نرکھے اس تنبیہ مین شاہ بو علی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہی اشعار بہر طاعت لقمہ باید حلال ٭ تا نیفزاید ترا رنج و ملال ٭ لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم ٭ قوت او میکند سررشتہ گم ٭ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ٭ نور تابد بر دل از حق کمال ٭ گر شوی از لقمۂ شبہہ نفیر ٭ نفس را سازی بفضل حق اسیر ٭ چون بگذاری لقمہ اے نادان آز ٭ نفس گردد در دہان حرص باز ٭ پس تو باید دست گران حیلہ ساز ٭ دست بر ظلم گردد دراز ٭ میری مت بھاگوت ادرہا بھارت مین لکھا ہوا ہی کہ وقت مرنیکے بھیکم پتامہ نے دروپدی سے کہا کہ تجھپر جب دشمن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کرسکتا مگر چونکہ جو دشمن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میری خورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور زور اسمین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہی کہ صحبت مکار اور دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہی اور نتیجہ بد دکھلاتا ہی پس عارفون کو چاہیے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہیں —

نمبر ۲۸ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود و علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن ذکا سے

اُنکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہوگیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارہا مین
مسلمان اور کرشتان ہو گئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ہٰذا اور کتا بہا ے مترجمہ منشی کنہیالال صاحب
الکھدھاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہوتو بلاشبہ
کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشانہ ہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی
کہ فیضی نے تمامی شاسترون اور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کر کے متعدد کتابین تصنیف
کی ہین اگر ان کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی
زبان کی نہ پڑھتے اور بجاے انکے اس کا استعمال کرتے تو راقم بہ تیقن کامل بیان کرتا ہی کہ باعث
واقف کاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک پڑھنے والے کتا بہاے
مذکورہ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہو گئے ہوتے کہ دوسرے مذہبون کو دلائل کتابی سے
معقول کر کے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کر کے ہندو سے کافر
بن گئے اُنکے مانع ہوتے اور جن لسّان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا افہام
تفہیم کر کے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر توجہ
نہین کرتے کیونکہ جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہی اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون
مین نہین ہی دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان
کرنا اور اُسکو واحد اور لاتعین سمجھنا لکھا ہوا ہی اور اسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت
نہین لکھی ہی اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہی مگر برہمنون نے مثل پارچہ خون حیض کے علوم کو
چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے انیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُنکے خاندان مین
ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جسطرح کہ زمانہ سلف مین اونپر نا
لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ
قدیم مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتممان مطبع جو قسم
ہنود سے ہین کہ جنھون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنہیالال صاحب کو نہین چھاپا
اور عوام ہند گمراہ جسکی عدم دستیابی سے ہوے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی
گردن پر سمجھنا چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

جو چھاپی جاتین تو خریدار اسکے خرید کا شوق نکرتے اسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے جو اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوایا وہ کس مطبع مین پڑی ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنھیالال صاحب نے جو مطبع گیان پریس مین اپنی کتابین یا گیان ساگر کو چھاپا وہ کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید کیا اور لاکھون کو ہنوز شوق ہے کہ اگر وہ کتابین ملین تو مثل حرز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر انکو توفیق دے کہ جس سے عوام ہند واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲۔ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا بڑا رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکما نے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو لیگئے کہ جو وہان کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے دیکھو گلدستۂ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳۔ سری مت بھاگوت جو اب سنسکرت مین موجود ہے سوت نام قوم کا سودر اٹھاسی ہزار رکھیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے شاگرد ہوکر نکت پر پہونچادیا اور آج وہ دن ہے کہ برہمنون کو بھی وہ لیاقت اور رمز آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین اوسیا ہے اسکے دفعہ ۹ کی تشریح اور الکھ پرکاش مین چھاپکلی اپنکھد کو دیکھو کہ جس مین تصریح ہے کہ حکایت مندرج ہے کہ چھاپکلی نام ایک شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برہمہ شناسی کے طریقے کو نہایت خوبی سے بتلاکر پورا برہمن بنادیا پس خیال کرو کہ برہمہ بدیا کسی قوم اور کسی خاندان اور کسی رنگ اور صورت اور مرد پر منحصر نہین ہے جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو پہونچ جاوے اور برہمہ ہوجاوے اور پورا برہمن بن جاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور چوٹی سر پر رکھنے اور لنبا مالا پہننے اور رنگا رنگ نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برہمہ کو پہچانے برہمن کہلاوے جسکو شک ہو سوتیج اور سدن اور میرا اور گنہگار اور پرہلاد کے قصہ جات پڑھ کر سمجھ لیوے اور بعد دریافت اور فہم کامل اسپر عمل کرے اور انکی قومیت اور درجے کو خیال کرے۔

دفعہ ۴۔ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر وقناعت رکھے اور محویت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہوکر

گیان سے بگیان کے مراتب اعلے پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہو اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہی اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پر بیشتر کرنی چاہیے اور اُسکی سہو اور خطا سے چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پر بیشتر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہو جاوے تو معاف کرنا چاہیے تا کہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلے مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہی جو شخص اس درجے کو پہونچے گا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہی

اشلوک جنمنی جاتی سودرہ سنسکاری دج اوتّہ * بید ابھیاسی بھیو پرہ برھم جانات براہمنہ **تشریح** جیسے چور اور چنڈال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہی بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہی دیکھو صفحہ ۲۱۱ بہار شدرابن و صفحہ ۲۴۴ ۔ الکھد پرکاش مین اتھر انپکھو دو دوم شام بید کا ۔

دفعہ ۵ ۔ مردمان اس قوم برہمن کے زمانہ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جنکے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برہمہ ملقب ہوئے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُنکی قدردانی کرتا تھا جیسا کہ فی زمانا بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبہ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلے ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم و حدیث یعنے برہمہ بدیا کا کم ہوتا گیا اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نہ رہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا ۔

دفعہ ۶ ۔ بعدہ اُن برہمہ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بناکر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہی پس جو انکو بہت سا دان اور دچھنا دیگا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام نہایت جاہل تھے برہمن بچن پر مان انکے کلام کو اپنی بیعقلی اور بے علمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہوگیے اور وہ غضب تو تمنے سنا ہو بہ بران یہ سنیے کہ اس قوم کے دیوان مین جو افتخار زمانہ اوایل برھمشاستان سمائی ہوئی ہے اب بھی اسی تصور پر معتقد بنا سنے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ انکے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جنمین افتخار رہی وہ کس وجہ سے ہے بلا دریافت او خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہیے انمین تمیز آتا اور سمجھ آتا ہو یا نہو یا علم تک بھی ان ناموں کا نہو بعد اُس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانہ ہر سو نظر آتا ہی چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر ان سے زیادہ بلکہ لاکہو گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین —

وقعت — یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہے کہ جسنے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین اکثر مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوئے اور بے علم اور جاہل ملقب ہوئے راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ قصبہ اوترولیا جو ضلع اعظم گڑھ مین ہے مہینے کنوار سنہ ۱۲۸۲ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود دکھانے ڈنڈے کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہے اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہی کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہے صرف سنگ پنا ہے تو کیون انکو اس قوم کے لائق اور متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھلاتے اور کیون کوئی پوتھی اردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بناکر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات نفیف کرتے ہین باز آوین اور یقین انکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اُن افعال حمیدہ بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہے اور اُنکے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہوسکتی ہی جاہلون پر تو زیادہ حیف ہی کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ حیف کرنے کا مقام ہی کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کر دیا وہ یہ ہی کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے انداز اور بے حساب لینے کا جو دستور ہی اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین اور جبتک اسکا انسداد نہوگا ہر سال یہ بربادی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر نارسیور پر کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر مستحسنہ کو اٹھا کر بجاے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الراے ہوے مگر جاہلون اور مفتخورون اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اُٹھنے نہ پایا گو لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ ہی روپیے کا رواج ہی مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تاوقتیکہ عوام ہند جاری نکرین تب تک خانہ آبادی ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات اُنس باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے اُٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا اضعاف مضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابت مندکو تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہی فقط فقیر کو بجز الحذر کہتے کے اور کیا ہاتھ ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل اُسکے ساتھ ہی الحذر الحذر ۔

دفعہ ۸ ۔ دیکھیے جہالت کتنی بُری بُری شے ہی کہ جب سے یہ فرقہ مراتبات برہمہ شناسی اور نوشت خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی نرہے تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُنکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی اور قدر جامۂ بشریت اور تنفر طریقۂ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہترون کو دیکھا گیا ہی کہ ادنے ادنے باتون پر باعث جہالت اپنا جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین

آتی ہین —

دفعہ ۹ — طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن شہر و دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برمھ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برمھ کسکا نام ہی اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہی ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کرتا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہی شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہی تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت ناز یبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریزیہ سدراہ نہو کرنے مین اُٹھا نرکھین اور انکا تخیل یہ رہتا ہی کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برمھ ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برمھ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پرچڑھکر بیٹھ توڑتے اور راولٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لئیق برہمنون کا قصور نہین ہی پروے بھی کیا کرین جاہلون اور ہجا نبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے نہون تو احمقان ہند نہ کہلاوین —

دفعہ ۱۰ — برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت سے رسومات حضرات ہنود پر ایسے مقرر کر دیے ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہوویگا پھر ایک مقررہ دن مین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کر دیے ہین اگر ان اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نا دہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہو گا اگر انکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور لوچ سمجھ لیجاوے کہ ان لنترانیون سے کیا شدنی ہی صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور حاجت لالچی قوم مذکور کی ہی اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خواہ مخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا ہر فعل کا پرمیشر پر ہی اور وہ اپنے دھیان سے خوش ہوتا ہی کچھ لوٹیرون اور دصورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہی تو

یقین باور کر دو کہ نے الاصابہ کچھ اُسکا بُرا ہو کیونکہ اس دینے کا ماحصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
لوگ مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہنود کو عقل سے خارج سمجھکر ٹھگتے ہین اب
تمکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہمارے ہندؤن
مین قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمن ان گمراہ
بنا کر کراتے ہین تو پس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موجد و عقلاے سابق کو اگر
کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیروکاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر نہین ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور بھیج عام پنڈتون
مین ہوئی از انجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور رنڈوا ہوگئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو سکے ادراک عوام معقولات
تک زمانہ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہی دیکھو جواب نمبر ۲ کتاب کاشف دقائق ہنود
ہند کا تمثیل دیگر فی الاصل فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور ہر دم فریبی نہایت مرتبہ
کی سما گئی ہی کہ جسکی تشریح بدرجہ غایت مطول ہی زان جملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
حقیر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری پتن سجانہ
مدحمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھو پانند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک روز
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زائچہ بنانے کے واسطے نیوانے زائچہ منشی کے دیا مین لیکر
تامل مین ہوا تب وہ میرے تامل سے قیافہ اڑا کر کہنے لگے کہ ہم جانتے ہین تم ان باتون کو محض
فضول اور مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن تاہم و اور دستور خلائق کو کیا کرو گے ضرور ہی کہ لڑکون کے
زائچہ رہین کیونکہ سب کی راے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمہاری ہی بلکہ مشہور ہی کہ برہمہ
گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار فقیر درویش ہیجان ور یکسن دونون کاغذون کو اپنے پاس
رکھ لیا ۔ اتفاقاً پنڈت بیجو لال دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبر پور ضلع فیض آباد کہ جنکی
شناسائی منشی لال رگھوبنس سہاے صاحب سب انسپکٹر اہرولا سے رہی اور ان سے بندے
کو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ بچہ کیا اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بفہمید اس

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہو یا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس نے
اُسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳ - اب طرفہ یہ سنئیے کہ کئی مہینے گذرنے پر اُس گو برگنیش نے
ایک زائچہ سری کرشن اچھوتانند مہاسے میر سے چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھکر سُنایا علاوہ اور سب
توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسّی برس کی بتلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر آٹھ دس روپیہ
اور جٹ لیا ۴ بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اس بوتوف روزگار
ہو سراسر ناواقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵ - اب غضب پرمیشر کا دیکھیے کہ چھ سات
مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہرا پیرون مین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے سے مانند سری
کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶ - اس فقیر نے توبموجب قول گوسائین تلسی داس کے گرہ سوت بنتا:
آدسوار تھہ رت کرہو نہ نیمہ اہئین تے ؛ انتھوتو ہی تجینگے پا ور نونہ تجوا ہہن تے ؛ من پچھتیہو اوسر بیتے ؛
عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیا ے دون کو ناپائدار اور اُسکے کارخانے اور لذائذ کو غیر ثبات
سمجھنا ہی قانع اور رضا برضی پرماتما ہوا ہے - بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتون کے دم جھانسے
مین نہ آؤ ورنہ یہ چلنے سے باز نہ آوینگے اور تم جانے سے روک نہ سکوگے ۸ - ایسا ہی ایک
دفعہ ۱۲۸۵ھ مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اولے انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ
جگدھاری لال صاحب سررشتہ دار کشنری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوے تھے اور
بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکھا اٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس سمجھو کہ اُس
جھوٹ فرقے نے ہزارون گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کر دیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُنکا
پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہند انکا پیر دھو کر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کے قول پر
عمل نہین کرتے **شعر** زجاہل گریزندہ چون تیر باش ؛ نیامیختہ چون شکر شیر باش ؛ فقط ۹
حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گو برگنیشون سے
بدرجہ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکھا کھاتے اور جاتے ہمیشہ رہینگے اور
یہ فرقہ جھوٹ ہمیشہ چلتے اور دھوکھا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہی کہ جملہ کام اپنا بلا استفسار ان
مکرا ہلان آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھر کر اور اپنے کو فاعل نہ سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق رکھو
کہ ایسے کرنے والون کا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اس طرح پر عامل ہوگا اُسکے کسی کام مین ہرگز ہرگز

نقص واقع نہوگا اور انجام کا بوجھا اُسکے پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا ہر کام کا ہی دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۴ کا۔

۱۱۔ **غلطی ثالث**۔ اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور خود غرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شودر قرار دیا ہی جیسے کہ قوم کایست کہ یہ برن پنجم اور اشرف اور افضل تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی موسومہ رودر جامل تنتر مین پنچ برن کرکے لکھا ہی اور مہاپوران اور پدم پوران اور پوتھی پیدائش خاص سری چترگپت جی مین یہ روایت توضیح تمام مندرج ہی ایسے برن شریف کو وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار آسرم مندرج ہی اسکے سوا جو ہین وہ داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصل بید مین چار برن اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہاے پنجین کس کس درجے سے ہوا جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہاے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے شک رفع ہوجاوے ۲ مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُنھی کے ساتھ چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایست اور آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے نمود ہوے تب رودر جامل تنتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین درج ہی ۳۔ اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودر جامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح ہوتا ہی کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذرجانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے اولاً ظہور خلقت شنبھو من اور ست روپا سے ہوئی جب اِن خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر برہما کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہی

برہما کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت
کو خواہش خاص اور نور منور بام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ انکو بھی اُس
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کا یعنے جواہر نگار پر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زر افشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک بیچ مجھسے ادا نہین ہو سکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھے برہما کے مراقبہ کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ
جیسے سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہو بفور طلوع
پرملت ہوئے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدہ دل برہما وا ہوگئے اور چشم ظاہری بھی
کھل اٹھی برہما نے بفور دیکھا و نہایت محظوظ ہو کر نام انکا چترگپت رکھا اور مجسم برن کالیت سے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور فخر موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا انکے متعلق فرمایا اور سمجھا کہ پیشتر نے میری برا تھا پراسی کام کے واسطے اپنا نائب
اور رسول پیدا کیا ہی ہم زبان بعد رفتہ رفتہ انکے حسن و جمال بے تمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ سورج
دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون کے
خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی مہاراج سے
جو چار برن سے برن پنچم کالیت کے موجد تھے کردی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولاد پیدا
ظہور میں آئیں تشریح انکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ا سورج دھج ۲ سری باستو ۳ سکسینہ
۴ کلسرشٹ اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۱- ماتھر ۲- نگم ۳- کرن ۴- گوڑ
۵- اشٹ ۶- اٹھانا ۷- بھٹناگر ۸- بالمیک - آپ نہایت تحقیق و غور سے ذہن لڑانا چاہئے
کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون کے
خاندان کے موجد اور سورشی اعلےٰ نے اپنے سے اشرف اور اعلےٰ سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا وے لوگ اگر سوا نہ سمجھتے تو اپنے لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے نابالغ ہوتے لیکن اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کالیت چار برن سے
افضل اور اعلےٰ ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن اور چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلےٰ تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہاین چنانچہ انکے بزرگون نے

اسلےٰ اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین کروڑون خاندان کایستون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵۔ اب اُنکے خاندان کے حضرات بے علم اور ناواقف روایات مندرجہ پوران ہاے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن نیچ کالیت کو جو منتظم مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے اور کیا کہلا سکتا ہی۔ ۶۔ اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کالیت لوگ اپنی اپنی شادی برہمن اور چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح نازیبا نہین دیکھو کاشف دقائق مذہب ہنود مین جواب نمبر اول کا۔ ۷۔ ازان بعد جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرا دیتا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبےٰ پرمیشر نے تفویض فرمایا۔ ۸۔ اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا ہونا ثابت ہی وے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس رسول پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کلہم مخلوق سے معزز اور مشرف سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین۔ ۹۔ لہذا اُنکا حقہ منکشف کر دیا کہ جس مین ہر بشر اس قوم برہمن کی عقلمندی سے واقف ہو جاوے اور حضرات کالیت اپنے کو برن نیچ سمجھین اور جو اُنکو سودر کہے وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا برادر ہی۔

دفعہ ۱۱ نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور فہمایشانہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بے وقوف بنا کر اُنکے زر اور زمین کو کیون دغابازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات ۴۱۵ و ۴۱۷ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز نخواہ نخواہ دھوکا کھا جاؤگے کیونکہ جب عوام ہند تمھاری ابلہ فریبی سے واقف ہو جاوینگے ماحصل اسکا یہ ہو جاویگا کہ تمھاری قدر فخر ہند سے بحذف فا فخر ہو جاویگی ورنہ یاد رہے بلند کہا جاتا ہی کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سنبھالو اور عوام کو بہکانے اور ادچک اور بھیانک باتون کے سنانے کو مسدود کر کے حسب یہ ہدایت بید کے جو ہنود کے واسطے ذریعہ برہمہ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ جھوٹی باتون کے کہنے سے دریغ نکرو اور جسقدر تم لوگون سے ہوسکے عوام کو طریقہ نرگن یعنے برہمہ شناسی کے قاعدے بتلاؤ۔

دفعہ ۱۲ — پرتما پوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا فا مانجیال چند قلم انداز کیا اور سمجھانا اُسکا اور پرماتما اور بدعا نمی تر سنجوین ادھیاے سکھ ساگر کے جو دہم اسکند مین لکھا ہی یعنے مہادیو جی نے سری کرشن جی سے پرارتھنا کیا ہی چھوڑا اُس داستان طول کا لکھنا فضول سمجھکر خلاصہ اُسکا صرف اس قدر لکھ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہی اور جسکی بارگاہ معلے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہین ہوسکتا صرف وہان تک کی مداخلت کے واسطے ست گرو کی دیا اور سنتون کی صحبت یعنے ست سنگ کافی ہوتی ہی — ۲ — پس اے میرے دوستو بلا تامل پرتما پوجن کو چھوڑ کر اسکی پوجن کرو کہ جسکی پرتما نہین ہی صرف اُسکی قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہی بلکہ جسقدر ہوسکے آہستہ آہستہ تصفیۂ قلب کی روسے اس راہ کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳ بیان نمبر ا کا۔

دفعہ ۱۳ — پرماتما کی نصیحتین اور فرمان اپنے گوش ہوش سے سُنکر راہ راست پر چلو اور اپنے بزرگون کے اُن طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ بُرائی چال اور دوسرے پر چلنے کا کام انسان کا نہین ہی بلکہ اُنکا ہی جو بیٹھ پر بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین۔

دفعہ ۱۴ — ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جوہر ذہن ذکا اور فکر فراست رسا ہر ایک بشر کو عطا فرمایا ہی وہ کس مصلحت سے ہی یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون یعنے یہ سب جوہر اس لیے عطا ہوے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت پیروکاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کر کے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے اور اگلیون کی بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرغوب ہین غافل اور پیروکار نہ بنے۔

تتمہ صفحہ ۹۱ دفعہ ۵ …

دفعہ ۱۵ - راقم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو نادان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور شُرتون سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ جزا پاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہیگا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اُسکا دشوار ہوگا -

دفعہ ۱۶ - زمانہ سابق مین اجرائے پُستک پُستکون کا نہ تھا ہر ایک دھیان پرماتما کرکے مکت پدوی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک فوراً نہ ملے تو شکھ ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہ موجود ہی اسکے ایکادش اِسکند کے اخیر ادھیائے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھر و دیکھیے پس پابند ان کرم کانڈ اہل ہنود ان کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سُروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور ہین -

دفعہ ۱۷ - جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اُسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبے کو بالکل چھوڑ دیوے کہ یہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے مخلصی اپنی کرلیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور یعین سرور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرکے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اُسمین محو ہو جاوے -

دفعہ ۱۸ - جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہو جاوے اور جب تلک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم کو حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ بیدانتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست دیگر بند گاید

پہیر لاوکی منظور نہیت ﷺ ہنہدی شل ہی ذات پانت پوچھے نہین کوئی ﷺ ہر کو بھجے سو
ہر کا ہوئے۔

نمبر ۲۹ بیان دنیاداری با قرینہ اور تعین اوقات واشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا گیا ہی کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قسمتی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت قبل مین کیجاتی ہی کیونکہ جوگ وریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا۔

دفعہ ۱ - ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر پیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعہ رزق اور نافع دفع حیرت اور جہالت کا ہی اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے پرمیشر بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور نقیب اور رہرو ان مرتاض سے ملاقات رکھے اور اُنکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے۔

دفعہ ۲ - والدین کی رضاجوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی ہرگز نہ خاطر رکھے اور حسب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبرگیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے۔

دفعہ ۳ - جب شادی ہو جاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ایفا سے خاندان اور نام ونشان کا ہو سوا اسکے پڑھا کرے اُستادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دیوینگی اُسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین رکھے بید اور اُنکے ترجمون کو۔

دفعہ ۴ - یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہی وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی اور جو شب کو لذت جماع اُٹھاتا ہی اُسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہی۔

دفعہ ۵ - شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہی اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور جو اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین -

دفعہ ۶ - جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہی ہو ۱۶ روز تک کہ ایام انعقاد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کر کے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایکدفعہ لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برہمچرج ہی اور شامل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہی نہ واسطے حصول لذت کے -

دفعہ ۷ - اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور یا یہ احتظاظ نہ اُٹھاوے وہ داخل گناہ ہی کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہی کہ مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے -

دفعہ ۸ - ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہی اور اس حالت کے جماع سے مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی منضم ہو جاتی ہی کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈالدیتی ہی قس علے ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہر چند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہی مگر پرہیز ضرور ہی بدین نظر شاستروں مین ممانعت ہی کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے -

دفعہ ۹ - واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہی باستثناء چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہی اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہی -

پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عمل سے نتیجہ باختیار پرمیشر ہی بقول شعر
نہین گھر مین داتا کے ہی کچھ کمی ٭ مگر اُسسے پیشا کرے آدمی -

دفعہ ۱۰ - جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہی عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول سے غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جو انمرد اور زندہ اور ہمد

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُس مین تاثیر کرجاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند ہیز یا مخنث پیدا ہو یا دختر بصورت ہیز یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر عورت اُن ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے ہوے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاش بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہوا اور جو وہ بھی برآمد ہوا اُسکا پیٹ اونچا ہوجاویگا اور جب تک وہ گوشت شکم سے برآمد ہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہی۔

دفعہ ۱۳۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہوا اگر مرد کی منی نطفہ عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہوا اور جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہو کے توام پیدا ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۵۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے ایک عیب ضرور رہجاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۸۴ و ۲۸۵۔ الکمہ پرکاش اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہی اور جن عقلمندون نے اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہی نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہوسکتا ہی وہ یہ ہی کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدائش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہی اور اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدائش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہی کسیکو علم نہین ہوسکتا ہی وہ نطفہ جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا کہ

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اسکی یہی ہے کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی کالپہ ان مین پڑنے کو تھا دوسرے کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلا دیگا بدین نظر ضبط شرط ہے اور زناکاری اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہے۔

دفعہ ۱۷۔ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور اوصاف نفس راست اور چپ سے کے لکھے ہوے ہین وہان پر لکھا ہوا ہے کہ اگر حین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط ما بہ الاحتظاظ اٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور بحالت اجرائے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہوجاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھمنا کہ عبارت اجرائے ہر دو نفس سے ہے کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہے قس علے ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع انھین واردا تون کا ہے کہ جو بحالت اجرائے نفس سکھمنا کے درج کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۸۔ اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہے وے اُن تسانون اور دھورت بازون کی التجائین کرتے ہین کہ جو خود برائے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت ملتے ہین اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونے کی رقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمندآو شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونے کی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تاکہ دوسرے ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھینت اور اوجیست کے گھر پر مین نے دیکھا ہے کہ اچھی اچھی نہایت خوب صورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہے یا بد اگر بد ہے تو تدارک اور انسداد کرنا چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور حکما ہے وہ یہ ہے

کہ لڑکون کے پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہی کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اسپر یقین ہی نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگنے اور استدعا پیش کرنے مین غفلت نہ کرے اور بحالت جلد نہ برآنے مدعا کے اوس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ ایشور داتا ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی ازان بعد اوسکی التجا کو مقبول کرکے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہرحال تمامی عرض اپنی اوسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور تماشے قدرت اور مرضی اوس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳ بیان رستگاری شغل ان مشغول اور پابندان قواعد قائمہ نامعقول خلاف بید وتوضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱۔ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور روا ہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اونکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲۔ جیسے مالا کا جپنا و پاٹھ کا کرنا کام اون نامحرمون کا ہی کہ جو اجپا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اوس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳۔ جون مین گوسنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور برہم کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴۔ ترک کال اشنان انکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھ سکتا ہو۔

دفعہ ۵ ۔ گلے مین سالک رام کی مورت باندھ کر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کے موجود رہنے کی حقیقت سے اُسکے لاعلم مطلق ہو ۔

دفعہ ۶ ۔ خانہ آباد کو چھوڑ کر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین کسی طور سے بیٹھ نہ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل چھنداوا اہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہی صرف کھانے کے واسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیئے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ا و ۲ بیان نمبری ۲۲ کو ۔

دفعہ ۷ ۔ خلوت مین بیٹھنا اور بھونرے وان مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون ۔

دفعہ ۸ ۔ زیادہ تران قسم کے مقلدون کا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوے یا شرح ہر صفحہ ۹۸ کے ویسے ہی رائے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور ادائے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکون کا اور گلے مین قرآن لٹکا کے گھومنا کام بارکشون کا اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف و رجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندون کا اور بیخود ہونا کام مردون کا ہی فقط پس اے میرے دوستو اب تک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط یعنی اب نفس ناطقہ کا حکم ہی کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہی ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہی ۔

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ	نظر آوے تجھے ربِ یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق	تو ہو جاوے گا نورِ پاک مطلق

شعر مندرجہ الکہ امواج

جب خودی مجھسے دور ہو جاوے	حق کی سوگند بیحد خدا ہین ہم
خودی جب تک ہی تیرے ولین دلبر	نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر ہوش نادان	نہ غافل ہو کسی دم اُس سے اے جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیرے دل سے	نظر آئے گا وہ خوشنود ہو کے
تجھے ہی اس خودی کا عارضہ سخت	اگر یہ چھوٹ جا ہو جاوے تو مست
دوا ہی اس خودی کے چھوٹنے کی	سدا آئم کے محویت مین ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہی	نہین دیتی ہی کرنے راہ کو طے
اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ	پہونچ جاوے جو ہی منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آشنا پر	خودی فوراً چھوٹے اے ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ	مقدم سب سے ہی چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را بشکن کہ بت شکستن این است	بگذر ز خودی ز قید رستن این است
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن	در مذہب ما گوشہ نشستن این است

از خودی وا زدوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد
حصہ اول

پرماتما نیمہ

آغاز حصہ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۱۳ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۱ ۔ کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الٰہی شائقین کو دکھلائے جاوین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور عقل بشر اور منیشر کی حیران ہے اور ہر ایک اُسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہے پھر اُس مقام کی باتین کیا اس مشتے خاک سے کب ہو سکتا ہے اور دکھلانا مقدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہے مگر ہان عقل کل اس طرح پر راے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل با تمامہ رجوع لاوے گا ماحصل دلی ہے اور نتیجہ اجتماع خاطر بیشک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلا دیگا کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہے کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تجلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائبات اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے ۔

دفعہ ۲ ۔ انسان بسبب عدم حصول علم مابعد الطبیعۃ اور ماقبل الطبیعۃ یعنے پرے بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنے بے علمی بیدا دربے دیانت اور کتب ہاے مترجمہ منشی کنہیا لال صاحب الکھدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہئے تو بجا ہی اور جو کچھ وصف انکی شان مین لکھا جاوے زیبا ہی اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف مترجمہ فیضی اور دیگر تقاریر اسے ہوشمند اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات اور اقتدارات آتما اور جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی فائز نہین ہو سکتا مگر بہ نظر فیض ربانی عوام جسقدر کہ ہیچمدان کی معلومات ہی انکو ان صحائف پر رکھکر صاف دل ہوجاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی فقیر کے وقت تصور مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علیحدہ ہی ساتھ اور سامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدینے مین نہایت مستعد یان ظہور مین لاتی ہین۔ لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو پابزنجیر کرکے ان صحائف قرطیس مین مقید کردو کہ بہ تعمیل اسکے اس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا۔

دفعہ ۳۔ یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی۔ واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۵ مندرج ہی دوبارہ تشریح موجب طوالت تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ نمبر ۵ مین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن ساد نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا گیا ہی اب مفصل بیان اسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ نہایت مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول یہ کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاق بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھاکر اسکو منظرات ایزدی دکھلاوے۔

دفعہ ۴۔ صورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین اسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر بیشتر کو دیکھکر خود مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہی اور شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی کہ جس مقام سے واپس آنے کی اسکی طبیعت نہین چاہتی اور اس عالم غیر متغیر تک آنا فانا اسکی رسائی ہوجاتی ہی اور اسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۱۶ مین بیان ہوگا

مرقوم ہے ۔

بیان شکل اول دفعہ ۵ ۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کر یعنے ٹکٹکی باندھکر دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھون کی گرنے نپاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی تپلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب تپلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب مظہرات پرماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس ناظرین سمجھین کہ یہ بیان منتہا مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہی ۔

دفعہ ۶ ۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے تپلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے پُر ہی کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اُسکو بجز اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا ۔

دفعہ ۷ ۔ دستور یہ ہی کہ جب تپلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر یہ سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قدرت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو دفعہ بیان نمبری ہم کا ۔

دفعہ ۸ ۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عائد ہوا کرتی ہی اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین تپلیون کے اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی رکھنے کے قابل ہی لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور رسائی اوریشی ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی ۔

دفعہ ۹ ۔ حالت شیرین خوابی کا نام تُریا ہی کہ جسکا مشرح بیان نمبر ۱ مین رقم پا چکا ہی یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہی بشرطیکہ انسان اُسکے اعتبار اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور رکھیشر اور جوگیشر پر منحصر نہیان ہی اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل تُریا مین نہایت لطافت اور

خط حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اُسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی۔

دفعہ ۱۰ ۔ اس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو برائعین دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہی۔

نمبر ۲۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسرے کیلئے اُن پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱ ۔ پیشتر بیان ہوچکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اُسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرون کے استعمال مین بہ کثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین المضاعف ارزان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہی اور وہ کتاب قابل معاینہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو

دفعہ ۲ ۔ قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اُسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسی طرح کا غل اور شعور اُس مکان مین یا قرب مین اُسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اُس طرف متوجہ ہوجاوینگے توموجب نقص عمل کا ہووےگا۔

دفعہ ۳ ۔ جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری ہی کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے۔

دفعہ ۴ ۔ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کریگا۔

دفعہ ۵ ۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شے پیش نظر پر تہ جاوے تو اُسپر عمل کا اثر ہرگز نہوئیگا۔

دفعہ ۶ ۔ بوتل بلور اور یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس ... کا اثر

جو عامل اپنے ہاتھ مین لیئے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہی۔

دفعہ ۷ - بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہی کہ اُسکا عمل بہت جلد مؤثر ہوگا۔

دفعہ ۸ - یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی یعنے بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہی اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹ - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰ - اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جما کر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سواے عامل اور کچھ نہ کرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہی فرق اس قدر ہی کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پرور رہتا ہی اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت عامل سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم سکوت پنجم سکوت اسکے مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱ - اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہی وجہ اُسکی یہ ہی کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور منھ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر یکسو جانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۲ - عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہی کیونکہ آدمی کے منھ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہی کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہی اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہی پس بدین وجہ نظر جما کر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہی۔

دفعہ ۱۳ - جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھالے یعنے اُسکا پشت سر شمال کی طرف ہو اور اُسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونوں پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہوں تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی ۔

دفعہ ۱۴ - جس شخص کو حسب طریقہ بالا بٹھاکے پریشر کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بناوین چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونے نہ پاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی ۔

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھوں کو معمول کے قریب گذرانے کا اثر مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھوں میں ہو تو اور بھی فائدہ عمل یہ جلدی تمام نمایاں ہو ۔

دفعہ ۱۶ - اُونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھوں اور انگلیوں کو اپنے انگوٹھوں اور انگلیوں میں پکڑ کے نرم نرم دبائے اور جھکر اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھ اثر معمول پر پڑنے لگا تو اپنے ہاتھوں کو پیشانی سے چہرے اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ میں اثر مقناطیسی جلد پہنچ جاوے اور یہ لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست میں معمول کا دست چپ اور دست چپ میں اسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے میں ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت میں بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ بمثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کر کے عامل اور معمول کے دل اور روح میں سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے ایک قسم کی تاثیر برقی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ میں جاکر اور اُسکے بازو سے چپ پر چڑھ کے اور سینے میں گذر کر اور پھر بازو اور دست راست میں سے اوتر کر عامل کے دست چپ میں جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینے میں پہونچکر اُسی تدریج سے معمول کے جسم میں چلی جاتی ہی کہ جس سے حلقہ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زبر اور زیر ہونے نہ پاوے یعنے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی ویسا ہی رہے ورنہ اثر ناقص

ہو کر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہو گی۔

دفعہ ۱۷ ۔ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ۱۸ ۔ ایک ترکیب دوسری یہ ہی کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اونچے رخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہی کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ۱۹ ۔ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشنضمیری بہت جلد پاوے۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰ ۔ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہی ۲ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزایدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اتنے اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہی کہ نور پر ماتما بلا تکلف دیکھین گے اور وہ پرمیشر بھی اُن پر کرپا کر کے اپنا درشن دکھلاوےگا۔

دفعہ ۲۱ ۔ ایک دوسری ترکیب اور لیجیے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہو کہ اُن اشخاص مین بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومۂ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اُسپر طاری ہوویگے ۔

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی او مقناطیسی اور توضیح رفع عارضۂ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہی اُسکی شرح کیا ضرور ہی ۲ مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبۂ خواب کا ضرور ہوجاوے گا اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو احوال ماننا ضرور ہو پس بالتخصیص مفہوم کرلینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا ۔

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل ۔ جسوقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھون کی پلکین مچنے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد غلبۂ نیند کامل ہوجاتا ہی زان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہوکر عامل کا شکرگزار ہوتا ہی اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجۂ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی ۔

دفعہ ۲۴ ۔ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہی وجہ اس کی یہ ہی کہ روح دو قسم کی ہی اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما ہی کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب ہاے مندرجۂ بالا سے جیو آتما تفریح ہوسہ حاصل کرتا ہی رفتہ رفتہ شائقی سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلے کو پہونچتا ہی مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوجاتا ہی کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور مینشر اور جگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی رہتے ہین —

دفعہ ۲۵ — ایک رمز نہایت تہ انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینے کے لیے الہام ہوتا کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف او رکامل بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہوجاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اُسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اُسکے دلپر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہی کہ اُسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اُسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہوجاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاوے کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہی اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہی وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہی اُس حالت مین دل منور ہوجاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اُسوقت اُسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اُسکے نور سے ہی تمامی امر محفوظ اور مرکوز نہ کہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین متعلق رہتا ہی اُسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہی اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہی گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہی کہ اُسکو کیفیات غیر مترتبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پیشتر کی کر یا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اُسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اُس نے جماؤ طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشا ہی —

دفعہ ۲۶ — اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح اُنکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل مین لکھتا ہون پہلے یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہی دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا پیرا اثر ہوا اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیا قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہی پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہین چھٹے یہ کہ اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گذشتہ اور آئندہ معلوم کرلیتا ہی ساتوین یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے بحالت سکوت اور حالت سکوت اعلی پیدا ہوسکتی ہی نوین یہ کہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین اور یہ بحالت عمل مقناطیسی کے تاثیر کی بنیاد ہو دسوین یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعے سے ہی نہین بلکہ غیر ذی حیات اشیا کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس [illegible] کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور پانی اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہی واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کی جاوے اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان فرو بشریت سے گذر کر فرشتہ روحانیون مین گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردون کی ارواح سے باتین کرے اور اُنکا پیغام لاوے اور دور و نزدیک کی خبرین صحیح بتلا دے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہنچا دے اور قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلا دے —

نمبر ۳۳ بیان اُس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے یہ ماتحا فی الشعور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ اوستادان قدیم بھی نکرے

دفعہ ۱ - اس کتاب مین بہت سے مقامات پر اس قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جنکی تاثیر مدرکات اور عملیات سے وصل پرماتما ہو اور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب کہین نہین لکھی گئی کہ جسمین پرمیشر فی الفور ملجاوے اور بلا تحاشا پردہ دوئی دل سے اٹھجاوے اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کیجاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا خاتمہ ہو فقیر اسے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی تو تھی یا کتابون مین اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برمہ گیانی یا عاقل یا عالم کسی مذہب اور فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کے لیئے دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دنیا دار اگر سنے غش کھا جائے پرہنس کے کان مین اگر اسکی دھن پڑے سکتے مین آجاے برمہ گیانی کے کانون مین جو یہ شبد پہونچے بلا مبالغہ بیہوش ہو جائے -

دفعہ ۲ - راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا کہ اے منشی جے دیال سنگھ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا معمے کے بوجھانے کا خزینہ نصب کیا یہ تمھاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا مسلم معما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل کل سیری آپ سے کیا چھپانا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہی اس فقیر کے ذہن مین ایک شعر دیوان ناصر علی کا دولا کر رہا ہی اور بلاغت مضمونی اسکی محویت پرماتما ایسی دئے رہی ہی کہ بندہ کو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کھو رہا ہی کہان طاقت گفتار ہی جبکہ شراب محویت سے سرشار ہی یہان تک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خمار نشے نے وہ حالت بندی کو بے اختیار عالم بیہوشی مین یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کرپا سے نیا رنگ پایا شعر - بکوشش مے روم چون برق در آغوش بیتابی ٭ دران ساعت کہ شوقش مے برد از کف عنانم را ٭ جب آتمارام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لاکر اسکی توضیح مدعا کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرور مین تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل مشہور ہی کہ حلوا یہ تنہا نہ بایست خورد ٭ لہذا بہ تعمیل ارشاد قالب المقلوب اس معماد غش افزا کے عقدہ مالاینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو اپنی اولو العزمی سے

پیش شائقین بیدریغ دہرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجاتا یعنے پریم آتما مین بیہبل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ گمن کرلینا وہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش و حواس سے بے خبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اُسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پرمیشر خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہی اور اُس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر تمامہ وجمعہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہی تو قاعدہ یہ ہی کہ جبکے کمال خواہش مین انسان بدرجۂ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم اُتما اُسکو خود بخود مل جاویگا۔

دفعہ ۴۔ اس قسم کی نظیرین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور اُن کا تذکرہ رامائن مین دیکھو کہ سر بھنگ رشن اور ستیکھین منی نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندرجی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دہراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا **اشعار** مندرجۂ رامائن مصنفۂ منشی جگناتھ پرشاد صاحب ۔ جو آمد رام عابد نے کیا گوش ٭ رہا اُسکو نہ تن من کا ذرا ہوش ٭ بصد بیتابی وشوق تمنا ٭ ہوا پابوس شاہ عالم آرا ٭ و فور عشق سے آخر تجلّی ٭ زار جُہ چھٹک اُٹھا برنگ شعلۂ نار ٭۔

دفعہ ۵۔ اے عوام ہند اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اُسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اسکے وصفات اقدس مین ہوجاؤگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

۵۷
من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین
من دیگرم تو دیگری

وسرور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم اوستاد یا ہدایت مرشد کی چندان ضرورت نہوگی اپنے ہی
تصور مین تم خود ست رہا کروگے اور تمھارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے
بنجاوینگے بقول شخصے ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

نمبر ۴۳ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیتہا ے ہمزاد و معاینۂ بدیہی بیراٹ سروپ

وقعہ ۱۔ استدلال کامل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہی کہ بہت سے مقامات میں اس کتاب کے
لکھا گیا ہی کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہی مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین
کی گئی و نہ کسی صاحب کمال نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس تمیز فرض ہے
کہ اس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردو اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے سیکیانون کے دلپر
پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھادو لہذا بہ تعمیل فرمان نفرمان دو غیب اس فقیر کو وہ رمز
مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عقد اللسان ہوگئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار
نہ کرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد مجیبہ کو بضبط تحریر مین درلاتا ہون
گویا آئینہ خانہ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو
اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے اشکال دیکھین سے مشرف
ہووین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہی اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے
آگاہ نہین ہی فقیر آگاہ کردیتا ہے اوسکی جگت یہ ہے۔
وقعہ ۲۔ شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پرچھائین جانب
رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا رہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون سے آسمان
پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم یا کمر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا صندلی رنگ نظر آویگا
زان بعد کئی روز پر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے نشاتی اور پوشش نوع بنوع سے رنگہا ے
گوناگون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور عجائب قدرت نارائن کا خود دیکھ سکین گے مخفی

نیز یہ کہ اسی سروپ آسمانی کو ویراٹ روپ نارائن کا شاستروں مین لکھا ہوا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ حسب ترکیب بالا بجا لاوے وسیع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھے یا کھڑا ہو کر پشت
اپنی کر کے معاینہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے زان بعد
اپنی آنکھ اس سرعت سے بند کرے کہ اشارہ بند کرنے مین پلکین گرنے نپاوین پھر مطمئن ہو کر غور
کرے کہ کیا شئے نظر آتی ہے تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ
مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جسوقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہوگا بلفور تیار کر کے
آنکھون کے دیکھ لیا کریگا جسطرح سے کہ آئینہ مین اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور اب ساکن تالاب مین
اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے ۔

دفعہ ۴ ۔ واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علے الدوام مشاقی
چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہے یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل
مہارت اور استعداد نہو وہ تاثیر باقی نہ رہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہرچند کہ وہ بھی بعد
مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکیگا مگر وہ خوبی باقی نہ رہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی مین ظاہر ہوتی

دفعہ ۵ ۔ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوئے اپنے قریب
مقابلے مین اوس سایہ کو لاوے جب چندے اس مین بھی مشاقی ہو جاوے تب اوس سے باتین
کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام
کے لیئے کچھ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتھ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۶ ۔ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر کا یار
خیر خواہ اور امان بخش دیا رہتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور
مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو
مثل خادم بجا لاتا ہے ۔

مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب
کے تین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلانے وقت مجھکو نیند سے
جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سے بلا تکلف جگا دیگا کہ اسکو

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوٹھنے بیٹھنے کا اختیار بدست مختار ہے۔

دفعہ ۷ - بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ایک سامک پنڈت کہ جو نہایت مرتبہ کا جید علم تھا اور بارہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی موجودہ کو لاؤنگا اور ترجمہ اوسکا کرادونگا مگر خوبی وقت سے آشنا کو دستی پیٹھ کتب نہ ہوا کہ وہ [illegible] روزگار ایک مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا تا دم اپنی بار عہدیوں کا ہوا قائل کلام بڑی ناچاری اور دقت اور شد مد میں آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات ذیل کو لکھوا لیا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پر تو پر علم کو چھپاتے تھے کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان میں مروج تھے مفقود ہو گئے دیکھو دفعہ ا بیان نمبری ۱۰ کو -

دفعہ ۸ - جب کہ کسی شائق کو معاینہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہو اور ولولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہو اوسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کاتک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲ میں لکھا ہوا ہے اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نکرے بعدہ چاہیے کہ چھ روز اپنا مسلم جسم اور سولہ روز اپنی ناک و زان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو ملا کر [illegible] کے بلاناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچا لیوے تحصیل مراتبات دفعہ ۲ میں مشغول ہوا ور جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر با وصف لرزش معاینہ صورت فلکی میں قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پرماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا نصیبہ درست ہو گیا

دفعہ ۹ - بار اول سینہ و سر و ران بعدہ جسم کلان نظر آویگا گاہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا -

دفعہ ۱۰ - جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل میں نظر نہ آوے تو آئینہ میں نظر جما کر معاینہ صورت شیلگھنی کا کرے عضو مفقود دہ بلاشک دکھائی دیگا -

دفعہ ۱۱ - جبکہ سر اور چشم اوس شکل میں نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے میں رحلت کر جاویگا اگر بائیں بھوجا دیکھنے نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہو گا و اگر داہنی بھوجا نظروں کی بصارت سے مفقود ہو جاوے تو تصور کرے کہ برادر کلاں عنقریب ملک عدم کو چل دیگا -

دفعہ ۱۲ - اگر چھاتی نہ دکھائی پڑے تو فرزند کا غم ہوا اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے انتقال کا

باتم و انتشار حال ہو ۔
دفعہ ۱۳ ۔ کبھی کسی حالت میں جو اپنا سایہ نظر آ کر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنے
کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اس شکل
آسمانی میں اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہیے
کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان میں ہو ۔
دفعہ ۱۴ ۔ شکل آسمانی میں جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ پرمیشر کی کرپا سے ۲
ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوئیگی ۔
دفعہ ۱۵ ۔ اگر شکل فلکی بے سر کی یا چھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ایک
قسم کی ابتری اوسکے کاموں میں ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دستکش
ہو کر اپنے پرماتما کے [illegible] کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل میں جا ملے گا ۔
دفعہ ۱۶ ۔ عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ
کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونوں پیر اور دونوں ہاتھ کشادہ کر کے
کھڑا ہو کر دیکھے [illegible] مقام محفوظ میں اپنا عمل کیا کرے ۔
دفعہ ۱۷ ۔ کتاب [illegible] میں لکھا ہوا ہے کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ
بوقت طلوع آفتاب [illegible] جا کر [illegible] سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہ ہو بعدہ دونوں ہاتھ زانوں پر
رکھے اور کوزہ پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے ۔

نمبر ۵ ۔ بیان دریافت اوقات حیات و ممات یعنے جیون اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ ۔ یہ مشکل ہے کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسروں
کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاوے مگر اس دقیقۂ اہم کو بھی حل کر دینا بجز [illegible] کا کام ہے
[illegible] قسم کے بیانات میں بلا تکلف لکھتا ہوں ۔

دفعہ ۲ - جب انسان بشق عمل معائنہ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین -

دفعہ ۳ - جب شعاع شعلۂ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلۂ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے -

دفعہ ۴ - جب آئینہ یا جلتی مین اپنا منھ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے -

دفعہ ۵ - جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے -

دفعہ ۶ - تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرے کا دیکھ نہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے -

دفعہ ۷ - جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین -

دفعہ ۸ - جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے -

دفعہ ۹ - جب کسی روز برابر رات دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات عمیمہ تین سال تک اور مژدہ زندگی غیب سے آتا ہے -

دفعہ ۱۰ - چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھے کہ اسکی حیات دیرپا پائدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہے -

دفعہ ۱۱ - واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ بیان ہذا کے اور سب بیان علم سرودا سے لکھے گئے ہین باقی ایک اور بیان دریافت وقت موت کا منشی کنھیالال صاحب الکھدھاری نے اپنی کتاب الکھ پرکاش مین جو ترجمہ چارون بیدون کا ہے کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہے گویا وید ہنود کی اول کتاب جو غائب ہو گئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدون کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر مکسوبہ کو جو واجبی طریقے سے حاصل کیا ہے برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اُسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی ناواقفیت کا
عوام کے دلون سے اُٹھا دیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین
کوئی یہہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہو شاید کچھ واسطہ ہی حلفاً
کہتا ہون کہ مجھے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتاب ہماے مترجمہ کے معائنہ سے اُنکے
کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل مشہور ہی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہر شخص کو
انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو اُنکی کتاب ہماے مترجمہ کو دیکھے اور اُنکی لیاقت اور
ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوے
ہوتے اور یہہ تالیفات اُنکی ملاحظۂ قدردانان سے گذرتین تو مختتم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی
مگر آفرین صد آفرین ہی اُنپر کہ بعد بید ابیاس جی کے جنھون نے چارون کی توضیحات سے بلا تکلف
عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر مرد احسان فراموش
نہو تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی
مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ
احسان فراموشی ہی ۲ اُس کتاب کی مرت لامکول بنکھد مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہی۔ اوم ستنم
پرم برھم۔ پرش۔ کرشن پنگل۔ اوردھ لنگ۔ پروچھم پشن روپ نمونمہ فقط جو کوئی اس منتر کو سویرے
صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے
ورد مین یہہ منتر رہیگا جب اُسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے رہینگے
لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین
دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم و دہم واپسین
دفعہ ۱۲۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملاوے
اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے
فانی ہے۔
دفعہ ۱۳۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار
جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس و رکال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

بمقابلہ دفعہ ۶ و دفعہ ۷ ہذا کے معلوم ہوجاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہوجاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

دفعہ ۱۴ - اگر پانی مین منھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵ - اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶ - اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگا کر اپنے کو اسی نور مین ملنے کے لیے پہلے سے پر ارتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷ - باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۳۴ مین قلمبند ہوچکا ہی کافی ہین دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸ - حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہووے گا تو پرماتما کے دھیان مین بدل و بہمہ تن مصروف ہوگا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اٹھانے کے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کریگا اب غور کرکے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بدفعلی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہووینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کے حضور مین بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بد وضع بھی پہونچنے لگے زان جملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہوکر جہت اتصال اپنی غرض کو اس مرد مرتاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کرا کے اس مغلوب الشہوۃ سے کہدیا کہ تم کل کچھ دن چڑھتے مرجاؤ گے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اسکو یاد آگیا تب اسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اسکی غائب ہوگئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کرکے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہوگئے ہرچند وہ عورت ہمراہ رفتہ اس سے بناز و ادا متکلم اور مستدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتین نہ کرسکا اور حظ ہم بستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ بیخوف ہوکر مع اس عورت کے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا
کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تو نے سنا نہین ہی ایک
شاعر کا قول ہی سہ ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا ٭ سنو یارو یہ دم آیا نہ آیا ٭ آدمی بلبلاہی پانی کا ٭ کیا ٹھکانا ہی
زندگانی کا ٭ اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ذی عقل اس رمز کو بغور سمجھینگے مرتکب بد افعالی
نہو وینگے جیسا کہ تو بد فعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسی قدر سمجھانا اُس فقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہو گئی اور
وہ محترز بد افعالی اور زناکاری کا ہو گیا فقط اسی طرح سے اے میرے دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ہی سر پہ
کھڑی اجل نہو نا غافل ٭ ایک اوستاد کا قول ہی شعر جان بجانان دہ وگر نہ از تو بستاند اجل ٭ خود تو
منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ٭ یعنے ایک ہی دیکھو لو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر
غارت ہو جاتا ہی کیسے کیسے جوان پردۂ زمین سے اُٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہی کہ وہ وقت کب
آویگا بجز اُنکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کر لیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ پرمیشر کی مرضی
پر آجتک کسیکو علم نہ ہوا —

نمبر ۱۳۳ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برھمہ بدیا

دفعہ ا — اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بید اور بید انت کا لُب لُباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے
نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سُن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کر لیا اور دینے لگا
دعاے محیط نسبت کتب ہذا کے دی ۲ شکر صد شکر ہی کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا
اور دعاے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بو فور توجہ عطا فرماکر اس طرح پر
فرمایا ۲ مدت درازہ سے اس ملک ہند مین ظلمات بے علمی نے چھا لیا تھا اور لیکھان روزگار
نالائقون نے باعث انقلاب زمانہ کے پابزنجیر کرکے بامشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس
اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برھمہ بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت
بدرجہ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے
بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف متوجہ نہین
ہو سکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ہم اور تیری آرزو در پردہ بہت روز دن سے

تھی کہ سورج برہمہ ودیا جو تیرے ہردے میں تاباں ہے آسمان گیان پر روشن کرے تاکہ تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردہ ظلمات جو عوام ہند کے دلوں پر ناواقفیت برہمہ ودیا کا پڑا ہوا ہے اُٹھ جاوے ۵ لہذا تیری خواہش تھی کہ میں نے ویسی ہی الہام اور ہدایتیں کر کے تجھ سے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت اور جرأت پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اُسکو تو نے نہایت خوبی سے کیا۔

وقعہ ۲ ۔ اب میں حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہوں کہ اوائل تصنیف میں بندہ کو چند طرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلائے زمانہ طبیعت منتشر رہتی تھی کہ اسی اثنا میں الکہ پرکاش اور الکہ امواج اور گیان پرکاش اور گیان ساگر اور بہار ہند یہ ان میرے معاینہ سے گذریں بدیں نظر زیادہ نزول دل پر ہوا اور اس کتاب کی تحریر میں اشہب قلم اپنا بھی تیز ہوا ہر چند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہیں ہے کہ اس فقیر کی ہمنشینی میں شریک یا تصنیف کتب ہذا میں معاون رہیں مگر شکر صد شکر ہے کہ پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جسکے بیانات کی فہرست شروع کتاب ہذا میں لگائی گئی ہے۔

وقعہ ۳ ۔ ایک روز بحالت تصفیہ قلب میں اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لیقان زمانہ کی ہمیشہ ٹٹولا کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابیں عقلائے سابق نے تصنیف کیں اور اس نالائق خلائق کو جو سراسر نالائقین ہے بے فائدہ کیوں متحیر و دلگیر ہے کہ جو اُنکا جواب تصنیف نہیں کر سکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور جس صورت اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انشکرن اور کرم اور گیان کی اندریاں اُنکی ہوتی تھیں ویسی ہی تیری بھی ہیں پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے نہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور تیلیوں کو بغل میں دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بُری دشا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے اور بیاہ اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردوں کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکا دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدوں کے بچوں سے بھیکہ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

اور چیلیون کے گھر کی دولتون کو بلا تکلف اپنے تصرف مین کرنے والے اور ہر خوب اور محبوب
باتون کے سنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتلانے والے اور ہر ایک چھل اور شاطر کو
پیر بقشر قرار دینے والے اور دو وقتہ بھنگ کے پینے والے اور گانجھ کا لنبا دھوان اڑانے والے
اور گیروا اور ریشمی کے پہننے والے اور ہرگ چھالا کو پیٹھ پر باندھ کر گھومنے والے اور قسم قسم کے
کبت اور رس گیان کے پڑھنے والے اور مفت خوری پر کمر باندھنے والے اس زمانہ مین بہت سے
پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برہمہ بدیا کے ست سنگ کرنے والے اور بید اپنشت کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بھیکھ والے نظر آتے ہین اکثر ان سے بکثرت
پاکھنڈی اور دہریت باز ہین برہم کے لکھانے والے اور آتما کے وہ بودھ کرانے والے
مفقود ہو گئے اور گیانی جو آتما کے جاننے والے ہین وے بخیل اور نایاب ہین اور تیرے
مزاج مین سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت محتاجان زمانہ کو غنی اور معمول برہمہ بدیا بنادے

دفعہ ۴ جب فقیر نے حسب الحکم پرماتما اس آئینہ کی تالیف کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل بہت
کتب ہاے مذکورہ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھین گے غبار ظلمت سے جو انکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مرشدان اور خود شناسی تخیلان زمانہ کے
محتاج نہ ہونگے ہرچند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمھاری اس قابل نہین ہے
کہ کوئی انسان یاوہ گو اس نسبت کے لائق تجھکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمھارا حسب قول شاعر
اور فقرا کے ہے سعدی حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری
دار مقولہ کو بندہ صاحب نا گر ہست کوئی کہ سکے نا کوئی کہے فقیر جانن ہارا جانے نہین جیون کوئا
ہین ہیر ۲ مقولہ دیگر کرنے کرم کرے بیدہ نانا ہی راکھے جہان کرپا پندھانا مگر مین تمکو
خوب جانتا ہون اور تمھارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہون لہذا اظہار کرتا ہون کہ کچھ
تھوڑی سی باتین اور باقی رہی جاتی ہین انکو بھی اس خاتمہ کتاب مین لکھدو کہ انکے استعمال سے
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ و ہدایت راہ راست پر چل نکلیگا مین نے پوچھا کہ وے کون
سی باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرات
ہند سمجھتے ہین کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کھو دیا اور انکے دین

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہو کہ یہ بظاہر دشمن ہین مگر دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس قوم کے مردم سے پینتیس قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین مزخرفات اور لاابالی و حکایتین لن ترانی سنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت و تماش بینی کے مجاز کیا اور جاہل سناسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور چیلا بننا اور بے علم آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور گیتین بنا کر اور احمقان زمانہ کو سنا کر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپا کر اُسکے پڑھنے اور حصول معلومات سے اُسکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات اور تنگ عقل و دراز خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت ہند برباد ہوگئی باین ہمہ ہمان بچگان افعی کس رسوخ کے ساتھ بغل مین بٹھا کر شیر و شکر باصرار کر رکھتے ہین۔

وقفہ۔ نہایت حیف ہو کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول باوجود سمجھ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہو اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر نمسکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضا عقل اور دانش ہو کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو پھر شیر و شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین اور اس قدیم بدخواہ ہند کا مفصل حال مؤلف کاشف دقائق مذہب ہنود اور گیان پرکاش مین لکھا ہوا ہو دیکھ لو۔

وقفہ۔ یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہو کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دم بازون کو دے کر اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہو کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر یقین ہوچکا کہ دم بازون کی گفتگو اور اُنکے کلام کو جو بنظر پرورش برادران اور ہمقومان اُنکے ہو اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے بنا رکھا ہو غیر ثبات اور واہیات ہو تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہ بات یہ پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلا شبہہ لازم ہی
اور جو خیرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کرکے فقیرون
کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری اوہام حماقت ہین
پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرچند کے کہوتے ہین۔

دفعہ ۷ ۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت ہین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز او رشاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکاران
گندم نما او رجو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہی گو
کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنھیا لال صاحب
الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مولف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مولف
بہار بندرابن و مصنف کتب نہا اُنے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پتے چھوڑے اگر
پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸ ۔ ہنود اور سراوگی پیرشکارون کو کچھ زر نقد دے کر حرمان مبتلا سے دام بلا کو چھوڑا دیا
کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف وہی چڑیون کی از خود چھوڑ دیوین بلکہ ایسے
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے بمفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور
محنت اور مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور رابلہ فریبی اور دم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین اور
پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ
ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن مین قائم ہو اور اُنکو اسپر بھروسہ ہو اور
وہ صفت حلول کرے کہ جو غایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹ ۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا ہدایات بابت
بطور بخشش اُن بے علمون اور رجاہون کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ۶ سے
لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہی۔

دفعہ ۱۰ ۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے
واقف ہوجاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن ترکیبون سے

پرمیشر ملجاتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہوجاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے اُن پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سوائے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مفہوم ذہنی کا شفیع ہی اور کسی سے شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سے ثابت ہی کہ یہ مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسرے مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب دو ہزار پانچسو برس کے اندر جاری ہوئے ہین اور یہ مذہب اعلی ابتداے ظہور آفرینش سے ہی۔

وضع ۱۱ مجھکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہا کی فاما جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور بزبان مشکل دیکھنے پڑی چونکہ ہر شخص لئیق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے اور قلم او قدم اور درم سے دریغ نہ کرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میرے خزانہ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت و کتب بینی سے خزانہ ہاتھ آیا تھا بے دریغ شائقین کے نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی نظر سے طبع کرانے کتاب ہاے مذہب بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود اُنکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندے کی طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین۔

وضع ۱۲ مخفی نرہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب کے پڑھے مگر صاف صاف تحریر جاری سے یہ کتاب عاری بھی نرکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار بہت سے عیبون سے مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ اُنکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور نکتہ دان زمانہ سے دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیوین کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ کہ صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے نکتہ دان روزگار ہزار دن برس سے گویائی کو خموشی پر فوقیت دیتے رہے اور اسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے بھی رہے لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بیا اعانت احد سے اس کتاب کی تالیف مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمہ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تاکہ دوسرے صاحبان لئیق کی بھی طبیعت بڑھے اور آیندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح بڑھ بڑھا کر رونق دیوین و رنہ

ہر شخص خوانندہ قصد تصنیف کتب ہاے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہو جاویگا اور
اپنی اصل غرض یہ ہی کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر
بید کے ہی مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے ۔

دفعہ ۱۳۱ ۔ ظاہر کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ جسم حقیر اور تحریر فقیر سراپا کاسۂ عیب سے
پُر ہی مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہنر و پراث و رہی گو آج کوئی قدر دان نہو مگر امید ہی
کہ کل ضرور ہو گا کیونکہ قدر مردم بعد مردن مشہور ہی تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو
جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اُسکی کوئی
حرکت لغو یا الہام اُسکا فضول یا کوئی فعل اُسکا خالی از مصلحت ہو ۔

دفعہ ۱۳۲ ۔ جب تمہید دفعات ماتقدم تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے
پیدا کیا ہی کہ جسکے باعث الہام علم باطنت شاستر اپنے پر اُٹھا کر اس زیادہ ریاضت از حد
کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں اور پورانوں
مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہی مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب
ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہی اور دوسرے یہ کہ مدار
انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اوپر آتما شناسی کے ہی اُسکی توضیحات بھی نہایت خوبی
کی گئی ہو یعنی اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنے معلومات مین تھا حتے الوسع اُٹھا
نہ رکھا اور بہت پھر چاہتا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آئندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور آ کے
کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کے لیے
کافی اور بس ہی اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین بمقولہ سعدی
محقق بود نہ دانشمند ٭ چہارپاے برو کتابے چند ٭ اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین
خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب تصنیفی جلد چھپوا دیجیے اور مجمع غفیر اگیانیون کا اپنے
فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھا پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا
اعتقاد یہ ہی شعر بندہ نہین جانیگا کسی کام کے نزدیک یہ ٹھیک ہی کہ یا بندہ سبھی کام کرین ٹھیک ٭
اور حسب قول اوُنکا اس تنزیل گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجالا کر اس شعر کو پڑھ دو سنا یا سے ہر دم

تبعہ مایۂ خویش را بہ تو دانی حساب کم و بیش را۔ اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ مخطوظ اور مسرور ہوکر پھول اُٹھا اور بکمال مسرت اور بشاشت مین اگر بول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بتقید کرہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایکسو پندرہ روز بلاناغہ دومرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہا سے مراد سے پُر پاویگا اور پرماتما اُس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اُس کی ادکاری ہوتی ہے بدین نظر شائقین کی ہر مشکلات سے رستگاری ہوتی ہے فقط از ان بعد فقیر نے سلام کیا اور بالخیر و شما بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہے دوستون کو یہ پیغام ہے شعر بو علی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست و بس تو در وگم شو وصال این ست و بس۔ تا توئی کے یار گردد یار تو۔ چون نباشی یار باشد یار تو۔ فقط فقیر کہتا ہے اور تم لوگ بھی کہو۔ پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ

تقریظ رسیخۂ کلک جواہر سلک بلبل فصیح الصوت غصن فصاحت و بلاغت حاکم کشور سخن پروری شہسوار معرکہ سخنوری شاعر بے نظیر و سہیم رشک فردوسی و کلیم منشی نواز حسین صاحب تسلیم

سپاس بقیاس خدایرا از درستی و منت بے منتہا کبریائی را نوشتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است و مبدع صنائع غریبہ کارفرمای بلندی و پستی ہست و چہرہ آرائے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت ست و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست و گہی گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگرچہ رونق درون و برون ہا اُست الا از بحث چند و چون برکران بے شریک و بے انباز و از حاجتمندی بے نیاز از آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی و از آلودگی جسم نا آشنا از لوث اقسام آلایش پاک و با ہمہ چون نشار در رگ تاک بچندہ ہزار عالم از و پیدا و او در مخلوق جلوہ پرد ہویدا صفات ذاتش احدست و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیت او شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفات او بر ذات او عادل گواہ و کلمۂ توحید تر زبان برگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا دریاے

مهر نقش پیکران صحرای گلشن پیمایان صبا در باغ و راغ بهوای او سرگردان آبجو در هجر او دیوانه وار کف بر لب
و هر سو روان قمری در شوق و ذوق وصالش بزمزمه کوکو تر زبان و کبوتر در هوای فضای انعالش [illegible]
یا هو رطب اللسان مرغ قبله نما در آشیانه بیتابانه تپیدن دارد و آنچه از کعبهٔ مقصود و بطرف غیر نیاز آرد و آه
بر حضرات انسان که خود را اشرف المخلوقات گوید و در قعر ضلالت و جهالت اوج افتخار و اقتدار جوید تنخیر بر کبیر
نماز ست و برخوردن روزه نماز فتح و شکست وضو ست صلوة رندانه گفتگو مسلمان را با عصیان و کبیر را باکبیر
کار تف بران تسبیح و لعن دو بار بزنار مسلمان از بودن مسلمانی در زبان ست بیش از بیش دیگر از مسلمان
برغم زعم باطل یک قدم پیش هر دو دو ر دچون بطرف صاحب شتافته اندیشت را زشب و کنشت را دلیل یافته
گلبه گو بانگ را آسیب خوانند بید خوانان ناقوس را هرزه وانند همه را از عبادت گریز ست چرا که آن همه عدو
ستیز اگر این ناکسان آشوب دوزخ خوش رطوبت را بیک پا نه سنجند چه بعید و اگر بقا لها یزد بهتا احتمال آرند
عجب نتوان فهمید ما را ازین قضیه کدام ثمره مائیم و طاعت خدا ئیم و اطاعت مصطفی هر که از غم جان گسل و شادا
صاحب در دست و کیکه اسیر کمند وحدت اوست آزاد مرد است هر که بهرش خود را مانند جوهر همه تن سوخت
نامش برافق کمال تافت و هر که محبت او بسان لاله داغ بر سینه دوخت آب و رنگ یافت هر که جدائی و [illegible]
ذلت و خواری کشید همانا چون قطره از دریا پیوند گسیخت از آبرو افتاد و شرر چون از آتش بر جست خود را بباد داد
آری وجود مردم متصف این صفات درین عالم از عجایبات و نادرات است اگر کسیست یکی از بس هست فی المثال
منشی سیجے دیال که در کمش خویش سخن پاکیزه گفته بلکه در نفس الامر سفته قطره قطره چید آبشاری ساخته و دانه
دانه آورده آبیاری دیده ور سرآید و ملاحظه فرماید که چه عرق ریزی کرده و چه خون جگر خورده آن اصول
کتاب یک است در فروع اختلاف ست المختصر آن کتاب فیضیاب در مطبع جناب معلی القاب عظیم المنزلت
فخیم المرتبت صاحب جنر و ذی شعور جناب منشی نولکشور واقع کانپور بماه فروری ۱۸۷۰ء
بارنجیم حلهٔ طبع در بر گرفت و گل خوش رنگ ز بوی شوق بر شاخ مراد شگفت مقابله
نقل با اصل حرفاً حرفاً ساخته شده با صطلاح و تصرف نپرداخته شد الله بس باقی هوس

DUE DATE